مؤلف

حضرت مولانا اختر حسین [illegible] بہادرپوری مدظلہ

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

اصلاحِ نماز

مؤلف

حضرت مولانا اختر حسین بہاولپوری مدظلہ

تصحیح و نظر ثانی

حضرت مولانا شفیق احمد خان قاسمی بستوی دامت برکاتہم
استاذ حدیث جامعہ خدیجۃ الکبریٰ کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ
17 شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،
کراچی۔ فون: 021-2752007

نام کتاب	اصلاحِ نماز
مصنف	مولانا اختر حسین صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم کراچی
تصحیح ونظر ثانی	مولانا شفیق احمد خان قاسمی بستوی مدظلہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	جنوری ۲۰۰۷ء
باہتمام	مولانا شفیق احمد خان قاسمی بستوی مدظلہ
کمپوزنگ	عبدالرحمٰن 5/106 ذیشان سوسائٹی شاہ فیصل ٹاؤن کراچی 5230
	0300-2305901 4574032

ناشر

مکتبہ حدیبیۃ الکبریٰ

۷ا شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی۔ فون نمبر: 021-2752007

ملنے کے پتے

علمی کیسٹ گھر تبلیغی مرکز مدنی مسجد
مکتبہ الرازی بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ نعمانیہ لانڈھی کراچی
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی

کلمات تبرک

سیدی ومرشدی ومربی جناب حضرت مولانا محمد آصف صاحب

امام وخطیب جامع مسجد نورانی فیوچر کالونی

خلیفہ مجاز جناب حضرت مولانا اختیار الملک صاحب مدظلہم اللہ تعالیٰ

۲۸ ذیقعدہ ۱۴۲۶ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا اختر حسین صاحب کی کتاب اصلاح نماز مختلف مقامات سے دیکھی

بہت اچھی پائی،

اللہ تعالیٰ نافع فرمائے اور مقبول فرمائے۔ آمین

تأثرات

حضرت الاستاد مولانا مفتی جناب
محمد زبیر حق نواز صاحب دامت فیوضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کا مقصد تخلیق باری تعالیٰ کی عبادت ہے جیسے اللہ نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون میں بیان کیا ہے۔ قرآن وحدیث نے عبادت میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کو دی ہے۔ ''نماز'' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ''جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے وہ نماز کے علاوہ دیگر کاموں کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا'' نماز کی اہمیت کیوجہ سے محدثین وفقہاء نے اسکے ایک ایک جزء اور مسئلہ کو خوب تفصیل وتشریح کیساتھ بیان کیا ہے۔ اسکی اہمیت کے پیش نظر حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنے مریدں کو رکوع اور سجدوں میں ہاتھ پاؤں اور انکی انگلیوں کو رکھنے کے طریقے کے بارے میں باقاعدہ خطوط لکھا کرتے تھے۔

افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ شریعت میں اس فریضے کی جتنی اہمیت ہے ہم اس فریضے کی بجا آوری اور اسکی ادائیگی میں اتنا ہی کوتاہیوں کے مرتکب ہیں۔ اکثر مسلمان نماز پڑھتے ہی نہیں، جو پڑھتے ہیں وہ اتنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا ارتکاب کرتے ہیں کہ خشوع وخضوع اپنی جگہ بعض اوقات فریضے کی ادائیگی تک مشکوک ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے علمی ساتھی اور رفیق جناب مولانا اختر حسین صاحب زید مجدہم اور انکے رفقاء کو جزائے خیر دے جنہوں نے نماز میں پائی جانیوالی تمام کوتاہیوں کی نہ صرف نشاندہی کی ہے بلکہ دردِ دل اور فکر وکڑھن کیساتھ انکی اصلاح کی کوشش فرمائی دی ہے۔ ساتھ ہی ہر نمازی کو دوران نماز جن مسائل کی عام طور پر ضرورت پیش آتی ہے ایسے پیش آمدہ مسائل کو بھی عام فہم اور خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ الحمد للہ، مسائل مستند فقہی ذخیرے سے لئے گئے ہیں۔ علماء واسلاف اور بزرگوں کے واقعات اور اقوال سے کتاب کو مزید دلچسپ اور مزین کیا گیا ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ وقت کی ضرورت اور تقاضے کے مطابق انکی اس اہم علمی ودینی خدمت کو اپنے دربار میں شرف قبول عطاء فرمائے۔ جناب مؤلف کے ساتھ ساتھ دیگر رفقاء اور اشاعت کا انتظام کرنے والے احباب بھی قابل صد مبارک باد ہیں کہ انھوں نے اس مبارک کام میں اپنے لئے اخروی سعادت کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف اور انکے تمام رفقاء کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطاء فرما کر انھیں مزید علمی اور دینی خدمات کی توفیق عطاء فرمائے۔

وماذالک علی اللہ باالعزیز

والسلام: (حضرت مولانا مفتی) بندہ محمد زبیر حق نواز (صاحب مدظلہم)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَالرَّحْمَةِ
لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰى
مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ
وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ
بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَاغَايَةَ لَهَا وَلَا اِنْتِهَاءَ
وَلَاۤ اَمَدَ لَهَا وَلَا اِنْقِضَاءَ صَلٰوةً
دَآئِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ط

یہ دُرود شریف ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے۔
منجانب: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نوّر اللہ مرقدہٗ

فہرست

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

اور جب مدینہ طیبہ میں حاضری کی توفیق ہو تو کثرت درود شریف کے ساتھ ساتھ مواجہ شریف پر حاضری کا خصوصیت سے اہتمام رکھیں، اس میں لاپرواہی نہ کریں اور ہر حاضری کے وقت اپنے قلب کو ہیبت و تعظیم سے پر رکھتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام روضہ اطہر میں حیات ہیں اور میرا سلام سن رہے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرما رہے ہیں اور میرے لیے استغفار بھی فرما رہے ہیں اور توجہ بھی (یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں) سلف میں مختصر سلام عرض کرنے کا معمول ہے یعنی: **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

عرض ناشر

اللہ رب العزت نے ہم پر نماز فرض کی ہے۔ جس کا اعلان قرآن کریم نے یوں کیا ہے: ان الصلوۃ کانت علی المؤ منین کتابا موقوتاً اور یہ ہماری دینی زندگی کی نہایت ہی اہم ترین اساس ہے جس کا اہتمام دین کی بقاء کی شرط اوّلین ہے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فرمایا ہے: ''نماز دین کا (بنیادی) ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو ڈھادیا اس نے دین کو ڈھادیا''۔

اتنے اہم فریضہ کے لیے جس قدر آداب واحکام کا خیال رکھا جائے اتنی ہی اچھی اس کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔ اور یہ نماز اللہ اور بندے کے درمیان باہمی ربط کا سب سے اچھا ذریعہ ہے، قیامت کے دن کی کامیابی بھی اسی نماز کی درستگی پر موقوف ہے۔ اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ: ''قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اگر نماز اچھی نکل آئی تو باقی اعمال بھی اچھے نکلیں گے۔''

نماز میں سنتوں اور آداب کا پورا پورا خیال نہ کیا جائے تو نماز کامل ومکمل نہیں رہتی اور روح سے خالی رہ جاتی ہے۔ تو پھر جو لوگ واجبات اور فرائض کی تکمیل وادائیگی میں بھی کوتاہی کرتے ہیں ان کی نمازوں کا کیا بنے گا؟ اسی لیے ضروری ہے کہ نماز کو اچھی طرح سیکھا جائے، اس کے آداب واحکام سے آگاہی حاصل کی جائے تاکہ ہماری نماز صحیح طریقہ پر ادا ہو اور پھر ہمارے لیے خیر وفلاح دائمی کا ذریعہ بنے۔ ورنہ تو ہماری کوتاہیاں اس قدر ہیں کہ دیکھنے والا یہ اچھی طرح اندازہ کرلیتا

ہے کہ ہم جو نماز ادا کررہے ہیں وہ خشوع وخضوع سے عاری اور آداب وسنن سے خالی ہے اور حدیث شریف میں ایسی ہی نماز کے لیے کہا گیا ہے کہ: ''وہ نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح اور درست طریقہ پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز میں پائی جانے والی کوتاہیوں کی اصلاح بہت ضروری ہے اس پر علماء امت نے بڑی گرانقدر کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں سرفہرست حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے'' اسی سلسلہ کی ایک بہترین کتاب ''مولانا اختر حسین بھاولپوری'' کی یہ تصنیف ہے، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مولانا نے اس کتاب کی تالیف میں بڑی محنت وجانفشانی سے کام لیا ہے اور کتاب کو مدلل کرنے کی بہترین کاوش فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حسن قبول سے نوازے اور مصنف وناشر وجملہ معاونین کے لیے ذخیرۂ آخرت فرمائے، آمین۔

ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ دوران مطالعہ اگر کوئی کتابت وطباعت کی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم ہمیں مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور ہماری کوشش ہوگی کہ اس کی آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کرلی جائے۔

جزاکم اللہ خیرا

فقط والسلام

خیر اندیش: شفیق احمد بستوی

مدیر مکتبہ خدیجہ الکبریٰ

اردو بازار، کراچی

﴿اظہار تشکر﴾

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

(الحمد للہ و کفیٰ والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ)

امّا بعد! ایمان کے بعد اسلام کا سب سے عظیم رکن ''نماز'' ہے نماز ہی دین کا بنیادی ستون ہے روز قیامت اسی کے متعلق سب سے پہلے حساب ہوگا حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز ٹھیک نکلی تو وہ آدمی کامیاب و بامراد ہوگا۔ اور اگر نماز خراب نکلی تو وہ آدمی نامراد و ناکام ہوگا نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جس طرح نماز پڑھتے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو اس لئے نماز پڑھنے والے کو اس کا بہت اہتمام کرنا چاہئے کہ نماز سنت کے مطابق ہو۔ کیونکہ نماز کی قبولیت کے لئے اوّلین شرط سنت کے مطابق پڑھنا ہے ہم محنت بھی کریں لیکن ہماری نماز سنت کے مطابق ادا نہ ہو رہی ہو جس کی وجہ سے نماز غیر مقبول ہو جائے۔ یہ تو بڑے خسارے کی بات ہے۔ اس لئے نماز کو مقبول

بنانے کیلئے اس کا سخت خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہماری نمازیں سنت کے مطابق ہیں یا نہیں؟

نماز سنت کے مطابق ادا کرنا

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری سے نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے ادا کرتے رہتے ہیں اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ ارکان مسنون طریقہ سے ادا ہوں اسکی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں حالانکہ ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے نہ محنت زیادہ ہوتی ہے بس ذرا سی توجہ کی بات ہے ہماری نماز سنت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

یہ بات ضروری عرض کرنے کی ہے کہ

واقعات جو اس کتاب میں درج ہیں مقصود نہیں یہ صرف اہمیت کیلئے ہیں اصل مقصود نماز کا مکمل ڈھانچہ سنت کے مطابق بنانا ہے۔ یہ ترتیب مدّ نظر رہے کہ ہر رکن کی پہلے سنتیں جمع ہیں اسے عمل میں لائیں پھر اسکے بعد کوتاہیاں درج ہیں کہ کونسی کوتاہی ہم میں ہے کیونکہ سنت ہی مقصود ہے سنت کے بغیر نماز مقبول نہیں سنت سے ہی اللہ تعالیٰ راضی ہوسکے۔ اسے

دور فرمائیں۔نماز میں جواز کو نہ دیکھیں بلکہ سنت دیکھیں کیا ہے؟ جائز کو
دیکھیں تو پھر نماز کیسے بنے گی۔ بہت سی حرکات جو جائز ہیں لیکن خلاف
سنت ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز سنت کے مطابق پڑھنے کی توفیق
دے۔زیادتی ہوگی کہ ایسے موقع پر اپنے محسنین کو بھول جاؤں۔جن سے
شرف تلمذ حاصل کرنے کا موقع ملا۔ویسے تو تمام اساتذہ میرے محسن ہیں
شروع سے آج تک اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم ودائم رکھے آمین۔

خاص طور پر جناب حضرت مولانا محمد یوسف کرخی صاحب مدظلہ اور
جناب قاری حبیب اللہ صاحب مدظلہ جن کی محبت وکاوش وترغیب و
اکرام کی وجہ سے دارالعلوم میں مستقل جمارہا اور پھر جناب حضرت مولانا
شفیع اللہ صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا حسین قاسم صاحب مدظلہ جن کی
نصیحت وخیرخواہی سے سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا علم ہوا۔
اور پھر آخر میں جناب حضرت مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب مدظلہ
اور حضرت مولانا حسان کلیم صاحب مدظلہ کی شفقت نے شاہراہ علم کا
راستہ دکھایا ورنہ برکت کیلئے پڑھتا رہتا باری تعالیٰ ان سب حضرات کو
اچھا اور بہترین بدلہ عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔بڑی ناسپاسی اور ناشکری
ہوگی کہ اپنے مخلص ساتھیوں کو بھول جاؤں جنہوں نے اس کام میں بھرپور

تعاون کیا۔
(۱)محترم سید حبیب علی (۲)محترم نصیر احمد چشتی صاحب (۳)محترم محمد بدر
الزمان صاحب (۴) محترم یاسر خان آفریدی صاحب (۵)محترم عالم
زیب سواتی صاحب (۶)محترم قاصد آفریدی (۷) محترم محمد مزمل
صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ ان حضرات کے علم وعمل میں دن دگنی رات چوگنی ترقی
عطا فرمائے (آمین)

(اختر حسین فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

انتساب

حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کتاب کو منسوب کرتا ہوں اپنے ابو جان کے نام اور والد جیسے ماموں ملک عبد الرزاق بھٹہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں ٹھکانہ عطا فرمائے آمین ثم آمین اور اپنی پیاری امی جان کے نام جنکی دعائے سحر گاہی نے اس راہ کا مسافر بنایا جنکی دعائیں غم کو خوشی میں بیماری کو صحت میں تبدیل کر دیتی ہیں۔

اللھم لک الحمد ولک الشکر

﴿سنت کی عظمت واہمیت﴾

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"جاننا چاہیئے کہ سعادت کی کنجی تمام امور میں سرور کائنات ﷺ کی اتباع ہے۔ سرور کائنات ﷺ سے صادر ہونے والے امور میں حرکات وسکنات میں حتیٰ کہ کھانے پینے میں اٹھنے اور کلام کرنے میں بھی۔ عبادات کے علاوہ آپکی عادات مبارکہ کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ آگے فرماتے ہیں عادات واطوار میں سنت کا ترک سعادت عظیم سے محرومی کا باعث ہے۔ (اربعین صفحہ ۵۸)

فرمایا :

"مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ"
(مشکوٰۃ: ۳۰)

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّ السُّنَّةَ مِثْلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

سنت کشتی نوح کے مثل ہے جو سوار ہوا نجات پا گیا جو پیچھے رہا غرق ہوا۔

عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا

"مَنْ تَهَاوَنَ بِالسُّنَّةِ عُوقِبَ بِحِرْمَانِ الْفَرَائِضِ"

جس نے سنت کو ہلکا سمجھا اور ادا کرنے میں سستی کی اسکو فرائض سے محرومی کی سزا ملے گی۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بلا عذر ترکِ سنت کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی سوائے یہ کہ کفر خفی یا حماقت جلی کہا جائے۔ (اربعین،۶۲)

ایک وہم کا ازالہ

اتباع سنت کے متعلق یہ نہ سوچے کہ یہ تو روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ فضائل کے سلسلے میں محدثین وفقہاء کرام نے ضعیف روایتوں پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے۔ ضعیف حدیث کے متعلق تدریب الراوی میں ہے" جب تم کسی حدیث کو اسنادِ ضعیف کے ساتھ دیکھو تو تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اس اسناد کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن یہ نہ کہو کہ یہ متن ضعیف ہے۔

(قواعد علوم حدیث،۵۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما مقام شجر میں قیلولہ کرتے اور فرماتے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہاں پر قیلولہ فرمایا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ بٹن کھول کر نماز پڑھتے۔ (فرمایا: سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا اس لئے)۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک سنت کی اہمیت

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ "ایک قیلولہ سنت کی نیت سے کرنا کروڑوں شب بیداریوں سے بہتر ہے"۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو تنبیہ

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے غلطی سے بایاں پاؤں مسجد میں پہلے رکھ دیا (خلاف سنت)۔ غیب سے آواز آئی اے ثور! خانہ خدا میں بے ادب گھستے ہو اس دن سے ثوری نام پڑ گیا (ثور بمعنی بیل)۔

بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت کی اہمیت

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے ساری زندگی خربوزہ نہیں کھایا کہ معلوم نہیں سنت کاٹ کر کھانا ہے یا توڑ کر۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کو تنبیہ

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ وضو فرمایا کلی یا چہرہ دو مرتبہ دھویا (مسنون ہر عضو تین مرتبہ دھونا ہے) خواب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا میری سنت کو چھوڑ دیا بیدار ہوئے تو پھر ایک سال تک ۵۰۰ سنت نوافل بطور سزا پڑھتے رہے کہ مجھ سے سنت کیوں چھوٹی ہے۔؟ سبحان اللہ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ کوئی قول قبول نہیں عمل کے بغیر، کوئی عمل قبول نہیں سنت کے بغیر، کوئی سنت قبول نہیں نیت کے بغیر"۔ بہرحال یہ واقعات مقصود نہیں ہیں بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ ہم سنت کی عظمت و اہمیت کو سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا طریقہ یا اسکے علاوہ کسی کا عمل پسند نہیں ہے۔

(معارف القرآن)

بغیر مسواک کے وضو

مسواک مستقل استعمال کرنا سنت ہے۔ مسواک کے ساتھ وضو کی نماز بغیر مسواک کے وضو کی نماز سے ۷۰ گنا افضل ہے۔

مسواک کی فضیلت

اور حدیث شریف میں ہے جو آدمی وضو میں مسواک استعمال کرے اور رفرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اسے مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا اور مرنے کے بعد جنت میں داخل ہوگا

(دو حدیثوں کا خلاصہ)

حدیث شریف میں ہے کہ جس وقت آدمی ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ یا بے احتیاطیاں دھل جاتی ہیں جو ان اعضاء سے ہوئی ہوں۔ جب منہ پر پانی ڈالتا ہے تو اس وقت آنکھ کان سے جو گناہ ہوئے ہوں وہ سب معاف۔ اسی طرح دوسرے اعضاء کا حال ہے۔

حضرت سید ابو الحسن ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہماری عظیم کوتاہی، وضو بغیر دھیان سے کرنا

ایک وضو سے انسان بڑی کمائی کرسکتا ہے اور اتنی بڑی روحانی ترقی کرسکتا ہے جو بلا نیت کے کسی بڑے سے بڑے مشکل کام سے بھی حاصل نہیں کرسکتا۔ بس نیت اور استحضار ضروری ہے کہ میں سنت پر عمل کر رہا ہوں اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہونگے۔ وضو میں گناہ کا دھلنا محسوس کریں گے۔ (دستور العمل)

حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

جب سے شعور آیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک (یہ ۳۰ سال کی عمر میں فرمایا) کوئی کام چاہے امور طبعیہ میں سے ہو مثلاً ہنسنا، بولنا کھانا، پینا کسی سے ملنا، کپڑے پہننا، دن یا رات کا سونا الغرض کوئی کام بھی ایسا نہیں کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور سنت کی نیت نہ ہو۔ (دستور العمل)

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"میرے والد صاحب کا مقولہ ہے کہ سنت کے موافق بیت الخلاء میں جانا خلاف سنت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (اکابر دیوبند کی اتباع سنت)

﴿پہلے زمانے کے چند نمازی﴾

نماز تمام برائیوں سے روک کر انسان کو انسانیت کی حدود میں داخل کر دیتی ہے اور اس کو سیدھے بانس کی طرح کر دیتی ہے۔ یہ عبادت مولیٰ اور اس کے بندہ کے درمیان خاص تعلق پیدا کرنے والی ہے۔ جو اور کسی عبادت سے حاصل نہیں ہوتا۔ نماز مومنین کی معراج ہے اور جو شخص مولیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ اختیار نہ کرے وہ مسلمان کیسے ہوسکتا ہے۔ آج کل ہم نماز پڑھ لیتے ہیں بعض گناہ سے نہیں بچ سکتے۔ اس لئے ہم ہی میں نقص ہے۔ ہماری نماز اس طریقہ پر نہیں ہورہی ہے جو عند اللہ مقبولیت کا ذریعہ بنتی ہے اور پھر تقویٰ کی دولت نصیب ہوتی ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ کسی کو پرکھنا ہے کہ اسکی معاشرت کیسی ہے؟ اسکے اخلاق اور معاملات کیسے ہیں تو اسکی نماز کو دیکھیں۔ نماز ۱۰۰ فیصد سنت کے مطابق ہے تو پھر معاشرتی زندگی بھی انشاء اللہ ٹھیک ہوگی۔

حضرت مولانا الیاس قدس اللہ سرہ کی اپنے خادم کو تنبیہ

ایک دفعہ بانی جماعتِ تبلیغ کی خدمت اقدس میں مہمان آگئے۔

دسترخوان بچھا ہوا تھا۔ ایک خادم سالن لیکر آرہا تھا۔ سالن گرا اور اسکی قمیص خراب ہوگئی۔ حضرت رحمہ اللہ نے خادم سے پوچھا کہ کیا تیری نماز میں نقص ہے؟ حالانکہ بظاہر نماز اور سالن کے گرجانے میں تضاد ہے مگر فرمایا: جس کی نماز میں نقص ہوگا اس کے دنیاوی معاملات میں بھی نقص ہوگا۔ (انوار بہلویہ)

نماز دین کا اہم رکن ہے۔ اسکے معاملے میں ہم غفلت کا شکار ہیں۔ اسے سیکھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ہمارے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ نماز پر محنت کیا کرتے تھے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرط

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خانقاہ میں شرط لگا رکھی تھی کہ بیعت ہونے سے پہلے نماز کی تصحیح کریں۔ (انوار بہلویہ)

حضرت بہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کامیابی کے سات اصولوں میں سے پہلا اصول

یہ ہے کہ مومنین جو اپنی نمازوں میں نیاز کرنیوالے ہیں۔ ایک نماز پڑھنا، دوسرا نماز میں نیاز کرنا۔

پھر نماز کی چند اقسام ہیں

پہلی قسم

نماز کو فرائض ، واجبات، سنن ، مستحبات کے ساتھ پڑھنا کہ مکروہات نہیں آئیں۔

دوسری قسم

نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔

تیسری قسم

ہر لفظ کو ارادۃً پڑھا جائے (یہ وساوس کا علاج بھی ہے)۔ یاد رکھیں جس قدر آپ کی نماز میں سمجھ اور ارادہ کا دخل ہوگا اسی قدر خداوند تعالیٰ کی رضا زیادہ ہوگی۔

چوتھی قسم

نماز کے الفاظ بھی پڑھیں معنیٰ کا تصور بھی کریں۔

پانچویں قسم

نماز کے ہر لفظ پر تصور کرے کہ میں ان الفاظ پر نماز کے باہر کی

زندگی میں بھی عامل ہوں یا نہیں۔

چھٹی قسم

نماز میں تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

ساتویں قسم

یہ خیال کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں

کہ جب حضور سرور کائنات ﷺ گھر تشریف لاتے تو گھر والوں سے بے تکلفی کی باتیں فرماتے رہتے: لیکن جب اذان کی آواز آتی نماز کا وقت قریب ہوتا تو ہمہ تن نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے اور ہم سے ایسے بے تعلق ہو جاتے جیسے کوئی جان پہچان ہی نہیں۔

امام زین العابدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی وضو میں کیفیت

حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ تعالیٰ جب نماز کے لئے وضو کرتے تو خوف خداوندی کے باعث آپ کا چہرہ زرد پڑ جاتا۔ (میری نماز)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن خانہ کعبہ میں نماز پڑھ

رہے تھے جب سجدہ میں گئے تو کسی دشمن نے آکر ایک پاؤں کی دو انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ جب سلام پھیرا تو نماز کی جگہ خون پڑا ہوا تھا۔ اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس ہوئی تب معلوم ہوا کسی نے میری انگلیاں کاٹ ڈالیں (میری نماز)

حضرت مسلم بن الشاد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز میں کیفیت

مسلم بن الشاد رحمہ اللہ تعالیٰ جب گھر میں نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اہل وعیال سے فرما دیتے کہ تم اپنی باتیں جس طرح چاہے کرو۔ کیونکہ مجھے نماز میں تمہاری باتیں بالکل نہیں سنائی دیتیں۔ (میری نماز)

ابراھیم بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کی سجدہ میں حالت

حضرت ابراہیم بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کے سجدہ کی یہ کیفیت تھی کہ جب سجدہ کرتے تو جانور آپ کو مٹی کا ڈھیر خیال کر کے پشت پر بیٹھ جاتے۔ (میری نماز)

حضرت داؤد علیہ السلام

پر وحی اتری اے داؤد جھوٹا ہو وہ شخص جو میری محبت کا دعویٰ کرے اور جب رات آجائے تو سو جائے کیا ہر عاشق اپنے محبوب کے ساتھ

تنہائی نہیں چاہتا۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ تعالیٰ

ساری رات نہیں سوتے تھے فرماتے تعجب ہے کہ فرشتے عبادت کریں اور ہم اشرف المخلوقات تھک کر سو جائیں۔ (میری نماز)

﴿صف اول کی فضیلت اور اہمیت کا بیان﴾

صف اول میں نماز پڑھنے والوں کے لئے تین مرتبہ استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صف اول میں رہنے والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف میں رہنے والوں کے لئے دو مرتبہ اور تیسری صف میں رہنے والوں کیلئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے۔ (مجمع ج۲ص۹۲)

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور ملائکہ صف اول میں رہنے والوں کے لئے دعائے رحمت فرماتے ہیں۔ (ابن ماجہ ص۷۰)

صف اول کی فضیلت پر قرعہ اندازی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صف اول کی فضیلت جان لو تو قرعہ اندازی کرنے لگو۔ (مسلم ج۱ص۱۸۲)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت اور اہمیت کا بیان

سرور کائنات ﷺ نے فرمایا" ہر چیز کیلئے کچھ جوہر اور خلاصہ ہوتا ہے اور ایمان کا خلاصہ نماز ہے نماز کا جوہر اور لب لباب تکبیر اولیٰ ہے۔حدیث: تکبیر اولیٰ جو امام کے ساتھ ادا کی جائے وہ ایک ہزار اونٹ کے صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (کنز العمال)

حضرت حاتمؒ کے نزدیک تکبیر اولیٰ کی اہمیت

حضرت حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں باجماعت نماز سے رہ گیا اس پر افسوس کرنے کیلئے میرے پاس صرف حضرت ابو اسحاق بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے حالانکہ اگر میرا بچہ مر جاتا تو میرے افسوس کیلئے ہزار آدمی سے زیادہ آتے فرمایا ہمارے اسلاف سے تکبیر اولیٰ رہ جاتی تو اور کنبہ والے تین دن افسوس کیلئے آیا کرتے۔ جماعت رہ جاتی تو سات دن سوگ مناتے تھے۔ (میری نماز)

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکبیر اولیٰ کی اہمیت

حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ جب دیوبند کے جلسہ

دستار بندی میں تشریف لائے لوگ مصافحہ کیلئے اٹھ پڑے تو تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی بعد میں فرمایا" او ہو بائیس سال بعد آج پہلی دفعہ تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہے۔ (اکابر دیوبند اتباع سنت کی روشنی میں)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکبیر اولیٰ کی اہمیت

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" چالیس سال ہو چکے ہیں کبھی ایسا دن نہیں گزرا کہ اذان ہو اور میں پہلے مسجد میں موجود نہ ہوں"۔ (دو شہید)

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکبیر اولیٰ کی اہمیت

حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا " بیس سال سے سفر کر رہا ہوں آج تک کبھی سفر میں جماعت کے بغیر نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ نماز تراویح بھی جماعت کے بغیر نہیں پڑھی"۔ (کام کی باتیں)

اب ہم اصل مقصود کو بیان کرتے ہیں
اصل مقصود ڈھانچہ نماز کا سنت کے مطابق ہونا ہے
جسکا طریقہ درج ذیل ہے

بسم اللہ ارحمٰن الرحیم

﴿وضو کا مختصر اور اہم بیان﴾

وضو میں چار فرض ہیں، پندرہ سنتِ مؤکدہ، چودہ مستحبات ہیں۔ نو مکروہات ہیں۔ تفصیل ''وضو درست کیجئے'' میں دیکھیں۔ مؤلف: حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم العالی

وضو میں چند کوتاہیاں

۱۔ نیت نہ کرنا

وضو میں نیت نہ کرنا ایک کوتاہی ہے (نیت یہ ہے کہ اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے وضو کرتا ہوں)۔

۲۔ اعضاء اچھی طرح نہ دھونا

اعضاء مل مل کر نہ دھونا بھی ایک کوتاہی ہے۔

۳۔ پاؤں دھونے میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا

پاؤں دھوتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کرنا بھی ایک کوتاہی ہے۔

۴۔ پانی زیادہ خرچ کرنا

پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا بھی ایک کوتاہی ہے۔

۵۔ اعضاء پر زور سے چھینٹے مارنا

منہ اور اعضاء پر زور سے چھینٹے مارنا ایک کوتاہی اور مکروہ ہے۔

۶۔ تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھونا

تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھونا ایک کوتاہی ہے اسکو اسراف قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ ہاتھوں کا پانی جھٹکنا

وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا یہ بھی ایک نامناسب عمل ہے۔

وضو کی مستحب دعاؤں کا بیان

(سنت پر عمل کرنے کی توفیق اسے ملتی ہے جو مستحب پر عمل کرتا ہے)

بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑھنا

ہر عضو کو دھوتے وقت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اور کلمۂ شہادت پڑھنا وضو میں مستحب ہے۔

قبلہ رخ بیٹھنا

اور وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مستحب ہے۔

وضو کے پانی سے احتیاط

وضو میں استعمال ہونے والا پانی جسم اور کپڑوں پر نہ گرنے دیں۔

وضو کے شروع میں

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ"

(اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے چوکوں سے اور

آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں) پڑھ کر "بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"۔ پڑھیں

ہاتھ دھوتے وقت

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْیُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
الشُّوْمِ وَالْهَلَاكَةِ"

(اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں سعادت اور برکت کا اور پناہ مانگتا ہوں نحوست اور ہلاکت سے)

کلّی کرتے وقت

" اَللّٰھُم اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَ كَثْرَةِ الذِّكْرِ
لَكَ وَ الشُّكْرِ لَكَ"۔

(اے اللہ مجھے اپنی کتاب کی تلاوت اور ذکر و شکر کی کثرت پر امداد دیجئے)

ناک میں پانی ڈالتے وقت

" اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ وَ اَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ "

(اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھائیے اور آپ مجھ سے خوش رہیں)

ناک سنکنے کے وقت

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ رَوَائِحِ النَّارِ

وَ مِنۡ سُوۡءِ الدار"

(اے اللہ میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں دوزخ کی بو اور اس جیسے بُرے گھر سے)

مُنہ دھوتے وقت

"اَللّٰھُمَّ بَيِّضۡ وَجۡهِیۡ يَوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهُ اَوۡلِيَائِكَ

وَلَا تُسَوِّدۡ وَجۡهِیۡ يَوۡم تَسۡوَدُّ وُجُوۡهُ اَعۡدَائِكَ"

(اے اللہ جس دن آپ کے دوستوں کے چہرے نورانی ہوں میرے چہرے کو بھی نورانی کیجئے اور جس دن آپ کے دشمنوں کے چہرے سیاہ کئے جائیں میرا چہرہ سیاہ نہ کیجئے)

داہنا بازو دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعۡطِنِیۡ كِتَابِیۡ بِيَمِيۡنِیۡ وَحَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا يَسِيۡرًا

(اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دیجئے اور میرا

حساب سہل کیجئے)

بایاں بازو دھوتے وقت

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ تُعۡطِيَنِیۡ كِتَابِیۡ بِشِمَالِیۡ

اَوۡمِنۡ وَّرَاءِ ظَهۡرِیۡ"

(اے اللہ میں اس سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ میرا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے دیں)

سر کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ۔ اَللّٰھُمَّ اَسۡمِعۡنِیۡ مُنَادِیَ الۡجَنَّةِ مَعَ الۡاَبۡرَار

(اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دیجئے جو بات سنکر اچھی کی پیروی کر لیتے ہیں۔ اے اللہ مجھے نیکوں کے ساتھ جنت کی منادی سنائیے۔)

گردن کا مسح کرتے وقت

"اَللّٰھُمَّ فُكَّ رَقَبَتِیۡ مِنَ النَّارِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ

السَّلَاسِلِ وَ الۡاَغۡلَالِ"

(اے اللہ! میری گردن کو دوزخ سے آزادی دلائیے۔ اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں زنجیروں اور طوقوں سے)

داہنا پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِی عَلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْم

(اے اللہ! میرے قدم کو اپنے سیدھے راستے پر ثابت رکھئے)

بایاں پاؤں دھوتے وقت

اللھم انی اعوذبك ان تزلَّ قد مَیَّ علیٰ الصِّراطِ یَوْمَ تزلَّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ فِی النَّارِ

(اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میرا قدم پُل صراط پر پھسل جائے جس دن کہ منافقوں کے قدم آگ میں پھسل جاویں گے۔)

اور وضو کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے

"اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ سُبْحَا نَكَ

اَللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ، فَاغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُطَّھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَا دِكَ الصَّالِحِینَ وَاجْعَلْنِیْ عبداً صَبُوْراً شَكُوْرًا،اَذْكُرُكَ ذِكْراً كَثِیْراًوَّاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا"

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور حمد کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے بہت بُرے عمل کئے ہیں اپنی جان پر ظلم کیا ہے آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کی طرف توبہ رجوع کرتا ہوں کہ آپ مجھے بخش دیجئے اور توبہ قبول فرمایئے بیشک آپ ہی توبہ قبول فرمانے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دیجئے اور پاکوں میں بنا دیجئے اور اپنے نیک

بندوں میں سے بنا دیجئے اور مجھے نہایت صبر اور شکر کرنے والا بنا دیجئے
کہ میں آپ کا خوب ذکر کروں اور صبح و شام آپ کی پاکی بیان کروں۔)

اس کے بعد تین بار سورۃ القدر پڑھے۔

(نوٹ): وضو کے درمیان کی تمام دعائیں تبلیغ دین امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لی گئی ہیں۔

وضو کے دوران مسنون دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

خشوع خضوع کا آسان طریقہ

اس رسالہ میں مذکورہ ہر سنت پر عمل کریں مذکورہ ہر کوتاہی سے بچیں اور اگر مذکورہ فضائل پر نظر رکھیں تو انشاء اللہ شرطیہ خشوع خضوع پیدا ہوگا۔ بہت حد تک خیالات پر کنٹرول ہو جائیگا انشاء اللہ استحضار بھی نصیب ہوگا۔

نماز کے فرائض

نماز میں چھ فرض ہیں انہیں ارکان نماز بھی کہتے ہیں

۱۔ تکبیر تحریمہ

تکبیر تحریمہ کہنا فرض ہے۔

۲۔ قیام کرنا

قیام کرنا یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔

۳۔ قرأت کرنا

قرأت کرنا یعنی قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت پڑھنا فرض ہے۔

۴۔ رکوع کرنا

رکوع کرنا فرض ہے۔

۵۔ سجدہ کرنا

دونوں سجدے کرنا فرض ہے۔

۶۔ قعدہ اخیرہ

قعدۂ اخیرہ کرنا یعنی نماز اخیر میں جتنی دیر التحیات میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے۔ (ہدایہ درمختار)

فرائض کا حکم

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی جان کر یا بھول کر چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی بلکہ جس نماز میں کوئی فرض ادائیگی سے رہ گیا ہو تو اسے نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی)

﴿نماز کے واجبات﴾

۱۔ قرأت کرنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے۔

۲۔ فاتحہ پڑھنا

ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔

۳۔ سورت ملانا

الحمد کے بعد کوئی سورت ملانا واجب ہے۔

۴۔ ترتیب سے پڑھنا

ترتیب سے نماز پڑھنا واجب ہے۔

۵۔ قومہ کرنا

قومہ کرنا یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے۔

۶۔ جلسہ کرنا

جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا واجب ہے۔

۷۔ سکون سے پڑھنا

سکون واطمینان سے نماز پڑھنا واجب ہے۔

۸۔ پہلا قعدہ کرنا

پہلا قعدہ کرنا اگر نماز دو رکعت سے زیادہ ہو واجب ہے۔

۹۔ ایک بار التحیات پڑھنا

دونوں قعدہ میں ایک ایک بار التحیات پڑھنا واجب ہے۔

۱۰۔ بلند اور آہستہ آواز سے قرأت کرنا

جہری نمازوں جیسے فجر. مغرب. عشاء. جمعہ عیدین. تراویح اور وتر رمضان میں امام کو بلند آواز سے قرأت کرنا اور سرّی نمازوں جیسے ظہر اور عصر ان میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے۔

۱۱۔ فاتحہ پہلے پڑھنا

قرأت کی ترتیب میں الحمد شریف سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔

۱۲۔ سلام پھیرنا

کم از کم لفظ السلام کے ذریعے نماز ختم کرنا دوسرا سلام بھی واجب ہے۔

۱۳۔ دعا قنوت پڑھنا

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

۱۴۔ زائد تکبیریں کہنا

عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا واجب ہے۔ (درمختار)

واجبات کا حکم

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی یا چند بھول کر چھوٹ جائیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جاتی ہے اور واجب چھوٹنے سے نماز میں جو کمی ہو گئی تھی اس کی تلافی ہو جاتی ہے اور اگر جان بوجھ کر کوئی واجب چھوڑ دے تو پھر سجدہ سہو کرنے سے نماز نہیں ہوگی نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ اس طرح نماز کا کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے اور پھر نماز کے آخر میں نمازی سجدہ سہو کرنا بھی بھول جائے اور سلام پھیرنے کے بعد جان کر نماز کے منافی کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے بناء نہ ہو سکے تو بھی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار)

﴿نماز کی سنتیں﴾

جن میں سنت مؤکدہ ہیں اور کچھ سنت غیر مؤکدہ

اور مستحبات آداب وغیرہ

سمجھنے میں آسانی کیلئے قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ، تشہد، سلام ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ سنتیں اور غلطیاں اور ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

﴿قیام میں سنتیں مستحبات آداب کا بیان﴾

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانے کے مسنون طریقے

(ا) دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کے بعد فوراً تکبیر اللہ اکبر کہے۔

(طحطاوی ص ۱۱۱ الشامی ص ۴۸۲)

(ب) اور یہ بھی سنت ہے کہ اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھائے۔

(کذا فی البحر ص ۳۲۲)

(ج) اسی طرح یہ بھی مسنون ہے کہ ہاتھ کا اٹھانا اور تکبیر کا کہنا دونوں ایک ساتھ ہو۔ (طحطاوی ص ۱۱۱ بحر ص ۱۱۱ السعایہ ۲ ص ۱۴۹)

عذر کی بناء پر

اگر کسی عذر کی وجہ سے ہاتھ کان تک نہ اٹھا سکے۔ مثلاً ہاتھ میں درد ہو کندھے میں درد ہو یا جاڑے کے کپڑے میں ٹھنڈک کی زیادتی کی وجہ سے ملبوس ہو تو جہاں تک اٹھ سکے اٹھائے۔ (طحطاوی ص ۱۳۹)

تکبیر تحریمہ میں ہاتھوں کی ہیئت

اگر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلی تو کندھے کے مقابل ہو اور انگلیاں کان کے مقابل آجائے تو یہ بھی مسنون ہے۔

(الشامی ص ۴۸۳ السعایہ ۲ ص ۱۵۴)

عیدین اور قنوت کی تکبیرات

اسی طرح عید بقر عید کی زائد تکبیروں میں اور قنوت کی تکبیر میں ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔ (طحطاوی ص ۱۳۹)

عورتوں کے ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

عورتیں اپنے ہاتھوں کو کندھے تک اٹھا کر باندھ لینگی۔

(بحر الرائق ص ۳۲۰ طحطاوی ص ۱۳۹، الشامی ص ۴۸۳)

تکبیر تحریمہ میں ہتھیلیوں اور انگلیوں کا رخ

تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ (شامی ۔۔۔۔۔ نماز سنت کے مطابق پڑھیں)

تکبیر تحریمہ کہتے وقت کی ہیئت

تکبیر تحریمہ بغیر سر جھکائے سیدھا کھڑے ہو کر کہنا چاہیے۔

تکبیر تحریمہ سے قبل ہاتھوں کو سیدھا رکھنا

اسی طرح تکبیر تحریمہ سے قبل جب تکبیر کے وقت کھڑا ہو تو ہاتھ کو کھلا سیدھا رکھے۔

مقتدی تکبیر کب کہے؟

افضل یہ ہے کہ امام کے اللہ کے بعد مقتدی اللہ کہنا شروع کرے۔ (طحطاوی ص ۱۴۰)

ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ

دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ کر انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے کلائی کو

پکڑ لیں۔ بقیہ تینوں انگلیوں کو بازو پر پھیلا لیں (تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو)۔ (ترمذی)

امام کا تکبیرات بلند آواز سے کہنا

امام کا تمام تکبیرات اور سمع اللہ لمن حمدہ زور سے پڑھنا سنت ہے کہ مقتدی سن لیں (نور الایضاح ص ۷۱) اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانے کا علم مقتدی کو ہو جائے۔ (شامی ص ۴۷۵)

قیام میں پاؤں رکھنے کا طریقہ

نماز میں قیام اور کھڑے ہونے کا مسنون اور سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں پیر قبلہ کی جانب سیدھے رہیں اور دونوں قدم کے درمیان قریب ہاتھ کی انگلی سے چار انگل کا فاصلہ رہے۔ بالکل ملا کر رکھنا اور بہت زیادہ پھیلا کر رکھنا خلاف سنت ہے۔ (السعایہ ص ۱۱۱ طحطاوی ص ۱۴۳ نفع المفتی والسائل ص ۸۱)

پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا

نماز میں بہ صورت قعدہ ہاتھوں کی انگلیوں کے ساتھ پیروں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلہ کی جانب ہونا مستقل سنت ہے۔ (الشامی ص ۵۰۴)

عذر کی بناء پر

اگر موٹے ہونے کی وجہ سے یا اور کسی عذر کی وجہ سے قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ مشکل ہوتا ہو زائد فاصلہ جس میں سہولت ہو کوئی حرج نہیں۔ (طحطاوی ص۱۴۳ السعایہ ص۱۱۱)

طویل قیام کی صورت میں

البتہ طویل قیام ہو لمبی سورت پڑھ رہا ہو جیسا کہ نوافل میں تو اس کی گنجائش ہے کہ کبھی ایک پیر کا سہارا لے اور کبھی دوسرے پیر کا۔

(طحطاوی ص۱۴۳ ج۱)

عورتوں کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ

عورتیں اپنے ہاتھوں کو بلا حلقہ بنائے سینہ پر رکھیں گی۔

(نور الایضاح ص۷۱ طحطاوی ص۱۴۱)

مقتدی تکبیر تحریمہ کیسے ادا کرے

مقتدی کی تکبیر تحریمہ کا امام کی تکبیر تحریمہ سے اس طرح ملا ہونا کہ امام کا "اللہ اکبر" مقتدی کے اللہ اکبر کے "بر" سے پہلے ادا ہو جائے یعنی مقتدی کی تکبیر امام کے تکبیر کے بعد ختم ہو۔ امام کی تکبیر سے پہلے مقتدی کی

تکبیر ختم نہ ہو۔

(الف) ہاتھ باندھنے کا پہلا طریقہ

تکبیر تحریمہ کے بعد مرد کو داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ کہ ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو اور انگوٹھا اور چھنگلی کا حلقہ بنالیا جائے اور درمیان میں تین انگلیاں ملا کر کلائی کی سیدھ میں بچھائی جائیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کا دوسرا طریقہ

اگر چھوٹی انگلی اور اس کے بعد والی انگلی سے اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑا اور بائیں ہاتھ کی کلائی پر دو انگلیاں بیچ والی اور شہادت والی کو رکھا تو بھی ٹھیک ہے خلاف سنت نہیں۔ بہر صورت ناف کے نیچے ہاتھوں کو باندھنا اور رکھنا احناف کے نزدیک مسنون ہے۔

(طحطاوی، بحر الشامی وغیرہ)

عورت اور خنثی کا طریقہ

عورت کو دونوں ہاتھ سینہ پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھنا کہ بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ ہو۔ عورت اپنی ہتھیلی کو صرف رکھے گی پکڑے گی نہیں۔

(السعایہ ص۱۵۶ الشامی ص۱۱)

یہی حکم خفی کا بھی ہے۔ (الشامی ص ۴۸۷ طحطاوی علی الدرر اص ۲۱۷)

ثناء پڑھنا

پہلی رکعت میں سبحانک اللھم..................الخ پڑھنا

مقتدی ثناء کب نہ پڑھے

اگر امام نے قرأت شروع کر دی ہو تو مقتدی ثنا اب نہیں پڑھیگا۔
(طحطاوی ص ۱۴۱ الشامی ص ۴۸۸)

سری نماز میں ثناء کا حکم

اگر مقتدی سرّی نماز ظہر عصر میں شریک ہو رہا ہے تو بہر صورت ثناء پڑھیگا۔

تعوذ پڑھنا

پہلی رکعت میں اعوذ باللہ ....الخ پڑھنا یہ تعوذ پڑھنا امام اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے ہے مقتدی کے لئے نہیں ہے۔ (طحطاوی ص)

خیالات دور کرنے کے لئے تعوذ پڑھنا

ہاں اگر مقتدی امام کے پیچھے شیطانی وساوس کے دور کرنے کے

لئے اعوذ باللہ الخ پڑھنا چاہے تو اس کی اجازت اور گنجائش ہے۔
(طحطاوی علی المراقی ص ۱٤۱ طحطاوی علی الدرر ص۲۱۸)

اگر ثناء سے پہلے اعوذ باللہ پڑھ لیا

اگر کسی نے ثنا سے پہلے بھولے سے اعوذ باللہ پڑھ لیا تو دوبارہ صحیح کرتے ہوئے اولا ثنا پڑھے پھر اعوذ پڑھے۔ (ص۲۲۹)

اگر اعوذ باللہ پڑھنا بھول گیا

اگر اعوذ باللہ پڑھنا بھول گیا یہاں تک سورہ فاتحہ پڑھنے لگا تو اب اعوذ باللہ نہ پڑھے گا۔ (بحرالرائق ص۳۲۹)

اگر تکبیر کے بعد قرأت شروع کردی

اسی طرح تکبیر کے بعد قرأت شروع کردی ثناء اور بسم اللہ بھول گیا تو اب دوبارہ نہ لوٹائے۔ (الشامیہ ج ۱ ص۱۸۹)

امام کا عیدین میں زائد تکبیرات کے بعد تعوذ پڑھنا

عید اور بقرعید کی نماز میں امام تکبیر زوائد کے بعد اعوذ باللہ پڑھیگا۔
(بحر ص۳۲۸)

ہر رکعت کی ابتداء بسم اللہ سے

فرض سنت نفل کی ہر رکعت میں الحمد للہ سے پہلے بسم اللہ الخ پڑھنا

سنت ہے۔ (مراقی طحطاوی ص ۱۵۴)

مسبوق کا بھی قرأت سے پہلے تسمیہ پڑھنا

اسی طرح مسبوق بھی اپنی نماز کے شروع میں قرأت سے قبل بسم اللہ پڑھے گا۔

تسمیہ آہستہ پڑھنا سنت ہے

نماز جہری ہو یا سرّی بہر صورت بسم اللہ پڑھنا آہستہ سے سنت ہے۔
(بحر ص ۳۳۰)

سورہ فاتحہ کے بعد تسمیہ کی اجازت ہے

اگر سورہ فاتحہ کے بعد اور سورہ سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے تو اسکی اجازت ہے مگر احناف کے نزدیک سنت نہیں ہے۔

آمین کہنا

امام مقتدی اور منفرد تینوں کو فاتحہ کے ختم پر آہستہ سے آمین کہنا سنت ہے۔

آہستہ سے تحمید کہنا

امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد آہستہ سے تحمید ربنا لک الحمد کہنا سنت ہے۔

تحمید کی چار صورتیں ہیں

(الف) اللھم ربنا و لک الحمد پڑھنا۔
(ب) اللھم ربنا لک الحمد بلاواو کے پڑھنا
(ج) ربنا و لک الحمد پڑھنا۔
(د) ربنا لک الحمد بلاواو کے پڑھنا سب سنت سے ثابت ہے۔
ترتیب کے اعتبار سے سب سے بہتر اول پھر دوم پھر سوم ہے
(شامی ص ۴۹۷)

ثناء تعوذ تسمیہ آمین اور ربنا لک الحمد کا آہستہ پڑھنا

ثناء تعوذ، تسمیہ، آمین اور ربنا لک الحمد کا آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

کتنا آہستہ پڑھے؟

آہستہ پڑھنے کی حد یہ ہے کہ خود پڑھنے والے کے کان میں آواز محسوس ہو رہی ہو اور حروف ایک دوسرے سے صحیح اور ممتاز ہو کر نکلیں۔
(الشامیہ ص ۵۳۴)

دل میں قرأت کرنے سے بچنا

بعض لوگ من ہی من یعنی دل میں پڑھتے ہیں ان کے ہونٹوں سے حرکت محسوس نہیں ہوتی ہونٹ نہیں ہلتے ان کی قرأت صحیح نہ ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔

نمازوں میں مسنون سورتیں کون سی ہیں

مقیم کو فجر اور ظہر میں طوال مفصل (سورة الحجرات تابروج) میں سے کوئی سورة پڑھنا اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصّل (سورة بروج تابیّنہ) میں سے کوئی سورة پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصّل (سورة بینه تاسورة الناس) میں سے کوئی سورة پڑھنا مسافر کو اختیار ہے جو سورة چاہے پڑھے۔

چالیس پچاس ساٹھ آیتوں کی مقدار پڑھنا

اسی طرح چالیس پچاس ساٹھ آیتوں کی مقدار کو پڑھا تو بھی مسنون مقدار ادا ہوگئی۔ (طحطاوی ص۱۴۳ شامی)

مغرب میں کتنی قرأت کرے

مغرب میں کوئی چھوٹی سورت یا پانچ آیتوں کی مقدار پڑھنا مسنون ہے۔ (طحطاوی ص۱۴۳ الشامی ص۵۴۰)

ظہر میں کتنی قرأت کرے

ظہر میں بھی طویل قرات نماز فجر کی طرح ہوگی۔

(طحطاوی ص الشامی ۵۴۱)

تنگیٔ وقت یا عذر کی بناء پر

وقت اگر تنگ ہو یا اور کوئی عذر ہو تو چھوٹی سورتوں پر اکتفا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (الشامی ص۱۱) وقت اور حال کے پیش نظر مثلاً بارش، دھوپ یا اور کسی عذر کی وجہ سے اس مقدار مسنون کے خلاف چھوٹی سورتیں پڑھ لینے کی اجازت ہے خلاف سنت نہیں ہوگا۔ (الشامیہ ج۱ ص۵۴۱)

مسافر کی قرأت

مسافر حسب سہولت جو سورت چاہے پڑھے اجازت ہے۔

(طحطاوی شامی ج۱ ص۵۳۹)

فرض، تہجد اور تراویح میں کیسے قرأت کرے

فرض میں سورہ فاتحہ اور سورہ ذرا ترتیل کے ساتھ قرات کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے جلدی حدر کے ساتھ نہ پڑھے نفل میں تہجد کی نماز میں جلدی جلدی پڑھ سکتا ہے اور تراویح میں نہ آہستہ اور نہ جلدی جلدی بلکہ بیچ درمیانی قرأت کی صورت اختیار کرے۔ (الشامی ص۵۴۱)

امام قرأت کیسے کرے

فرض نماز میں امام کو چاہئے کہ مشہور اور رائج قرأت کرے عوام کی رعایت کرتے ہوئے کہ وہ بھڑک نہ جائیں۔ (الکسائی ص ۵۴۱)

پہلی رکعت کو طویل کرنا

فجر کی نماز میں پہلی رکعت کو دوسری رکعت کے مقابلے میں طویل کرنا سنت ہے۔

اگر پہلی رکعت میں سورۃ الناس پڑھ لی تو؟

اگر پہلی رکعت میں خیال نہ رہا سورہ ناس پڑھ دی تو پھر دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الفلق نہ پڑھے بلکہ دوبارہ سورہ ناس ہی پڑھ لے۔
(الشامیہ ص ۵۴۶)

لمبی آیت کا دو رکعت میں پڑھنا

اگر کسی لمبی ایک آیت کو دو رکعت میں پورا کیا تو درست ہے۔
(الشامیہ ص ۵۴۷)

فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا اگر نماز دو رکعت سے زیادہ ہو سنت ہے۔

اوپر مذکورہ سنتیں عمل میں لائیں تو نچلی غلطیاں خود بخود ختم ہونگی

تکبیر تحریمہ سے پہلے کی غلطیاں اور انکی اصلاح

نیت کے وقت عدم توجہی

نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کیلئے نیت کرنا نماز کیلئے ایک شرط لازم ہے۔نیت کے معنی دل کے ارادے کے ہیں۔اسلئے اگر دل حاضر نہیں تو محض نیت کے الفاظ ادا کرنے سے نیت کی شرط پوری نہیں ہوگی۔
(درمختار۔عالمگیری)

نیت کرتے وقت دل میں ارادہ کرنا

نیت کرتے وقت دل میں یہ ارادہ مستحضر ہونا ضروری ہے کہ کس وقت کی اور کونسی نماز (یعنی فرض، واجب، سنت یا نفل) شروع ہورہی ہے اور کتنی رکعت پڑھنی ہے۔اگر نماز با جماعت ہو تو مقتدی کو اقتداء کی

نیت لازمی کرنی ہوگی۔

اقتداء کی نیت کرنا ضروری ہے

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اقتداء کا خیال ذہن میں نہیں آیا تو نیت ناقص رہے گی اور اقتداء درست نہ ہوگی۔ البتہ امام کیلئے امامت کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(عالمگیری)

نیت کے بغیر نماز نہ ہوگی

نیت تکبیر تحریمہ سے پہلے ہونا لازم ہے۔ اگر ایسے ہی بے شعوری کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت کے بغیر یعنی دل کے ارادے کے بغیر ہی ہاتھ باندھ لئے تو نماز نہ ہوگی۔

نیت کا اعادہ ضروری ہے

اگر تکبیر تحریمہ کے بعد خیال آیا کہ نیت کے بغیر نماز شروع کی ہے تو فوراً حضوریٔ قلب کے ساتھ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے۔

(درمختار)

نیت کرتے وقت دل کا متوجہ ہونا

بعض لوگ نیت کے مخصوص الفاظ (جو کہ مشہور ہیں) ادا کرتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ الفاظ کہتے وقت نمازی کا دل بھی

ان الفاظ پر متوجہ ہو۔ لیکن دل کہیں اور لگا ہوا ہو اور محض عادت کے طور پر بے شعوری و بے خبری کی حالت میں الفاظ ادا ہوئے تو نیت کا حق ادا نہ ہوا۔ اور نیت ہی درست نہ ہوئی تو نماز کیا ہوگی؟ (تہذیب الصلوٰۃ)

تکبیر سے قبل دل کا جائزہ لینا

ہاتھ اٹھانے سے پہلے ذرا ٹھہر جائیں اور اپنے دل کا جائزہ لیں کہ وہ کہیں اور بھٹک تو نہیں گیا۔ جب اطمینان ہو جائے تو پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

چٹائی یا صف پر پاؤں رکھنے میں بے احتیاطی

چٹائی، صف یا جائے نماز کے کنارے کے ساتھ ایڑیاں اس طرح رکھی جائیں کہ ایڑی نہ صف کے کنارے سے باہر نکلے نہ آگے بڑھے۔ بعض لوگ اس بارے میں بڑی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ عادتاً اپنی ایڑیوں کو صف سے باہر نکال کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(تہذیب الصلوٰۃ)

پاؤں پر وزن ڈالنا

نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت دونوں پاؤں پر برابر وزن ڈال کر بالکل سیدھے کھڑے ہونا چاہئے۔ بعض لوگ ایک پاؤں پر وزن

ڈال کر دوسری ٹانگ میں خم ڈال دیتے ہیں۔ جیسے گھوڑا کھڑا ہو
تا ہے، یہ مکروہ ہے۔ (امداد الفتاویٰ)

صف پر چٹائی یا جائے نماز رکھنے میں غلطی

بعض مساجد میں چٹائی کی صف کے اوپر دری کی جائے نماز بچھائی
جاتی ہے۔ جو عام طور پر چٹائی کی صف سے چوڑائی میں کم ہوتی ہے اکثر
دیکھنے میں آتا ہے کہ دری کی جائے نماز کو چٹائی کی صف کے اوپر درمیان
میں اس طرح بچھایا جاتا ہے کہ پاؤں کی طرف اور سجدہ کی جانب برابر
چوڑائی کی پٹیاں چٹائی کی کھلی رہتی ہیں۔ اس طرح بعض نمازی چٹائی کے
صف کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بعض دری کی جائے نماز کے
کنارے پر جس کی وجہ سے نمازیوں کی پوری قطار ٹیڑھی ترچھی ہو جاتی ہے۔
(تہذیب الصلوۃ)

صحیح طریقہ

پیروں کی طرف دری کی جائے نماز کے کنارے کو چٹائی کی صف
کے کنارے سے ملا کر بچھایا جائے۔ چاہے سجدہ کی جانب کھلی رہے لیکن
قطار سیدھی ہوگی۔

خالی جگہ رہنا

دوران جماعت اگلی صف میں اگر جگہ خالی ہے پیچھے کوئی نماز پڑھ رہا
ہے تو اس خلاء کو پر کرنے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنا پڑتا ہے تو کوئی
حرج نہیں۔ (درمختار)

آستین چڑھی ہوئی ہونا: یا تہ بند ٹخنوں کے نیچے ہونا

اگر آستین چڑھی ہوئی ہو تو نماز شروع کرنے سے پہلے اس کو اتار
لینا چاہیئے۔ کھلی ہوئی کہنی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح ازار یا
تہ بند کو ٹخنے سے اوپر کر لینا چاہیئے ہاتھ کی آستین پوری طرح ڈھکی
ہونی چاہیئے صرف ہاتھ کھلے رہیں۔ بعض لوگ آستین چڑھا کر پڑھتے
ہیں درست نہیں۔

تکبیرِ تحریمہ کے بعد کی غلطیاں

ہتھیلیوں کا رخ خلاف قبلہ ہونا

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کے بجائے کانوں
کی طرف کر لیتے ہیں بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے ڈھک لیتے ہیں
بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر لیتے

ہیں بعض لوگ کان کی لَو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں (شامی۔۔۔۔۔نماز سنت کے مطابق پڑھیں)

تکبیر تحریمہ سے قبل ہاتھ باندھنا

تکبیر تحریمہ سے قبل ہاتھ کا باندھے رکھنا خلاف سنت ومنع ہے۔

ہاتھ اٹھانے کا صحیح طریقہ

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ہتھیلی کا رخ کان کی طرف رکھتے ہیں جس سے چھوٹی انگلی کا رخ تو قبلہ کی جانب اور انگوٹھے کا رخ پورب کی طرف ہوتا ہے جیسا کہ اکثر لوگ کرتے ہیں عوام تو کیا خواص بھی اس میں گرفتار ہیں خلاف سنت ہے۔ خیال رہے کہ پوری ہتھیلی کا رخ قبلہ کی جانب رکھنا مسنون ہے اکثر لوگ اس سے تساہل اور غفلت برتتے ہیں کچھ تو بالکل تلوار کی طرح اور کچھ ٹیرھا رکھتے ہیں سب غلط ہے۔

(الشامی ص ۱۱)

امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ نہ کہنا

بعض حضرات کھڑے اِدھر اُدھر دیکھتے رہتے ہیں تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ نہیں کہتے ہیں حالانکہ اکھٹے کہنا چاہیئے۔

امام کے ساتھ تکبیر کہنے میں احتیاط کرنا

خیال رہے کہ امام کے ساتھ تکبیر میں احتیاط کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ امام کے اللہ ختم کرنے سے پہلے مقتدی کا اللہ ختم ہو جائے یا امام کے اکبر سے پہلے مقتدی اکبر کہہ دے تو یہ درست نہ ہوگا۔ اسے دوبارہ تکبیر کہنی پڑیگی۔ (طحطاوی ص ۱۴۰ سعایہ ص ۱۵۱)

تکبیر تحریمہ پانے کی حد کا بیان

تکبیر تحریمہ کی حد کے سلسلے میں فقہاء کے متعدد اقوال ہیں

(الف) امام کے اللہ اکبر سے متصلا مقتدی کا بلا تاخیر اللہ اکبر کہنا۔

(ب) ثناء پڑھنے تک مقتدی کا اللہ اکبر کہنا۔

(ج) نصف سورہ فاتحہ تک مقتدی کا اللہ اکبر کہنا۔

(د) پوری سورہ فاتحہ تک مقتدی کا اللہ اکبر کہنا۔

(ہ) رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی کا اللہ اکبر کہنا۔

تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو جھکانا

تکبیر تحریمہ کے وقت بعض لوگ سر کو ذرا جھکا دیتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس میں تواضع اور مسکنت کا اظہار ہے یہ طریقہ غلط خلاف سنت

بدعت مکروہ ہے۔ (الشامی ص:۱۱، بحر ص:۳۲۰)

پاؤں کے درمیان کا فاصلہ

دونوں پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف ہو دونوں پاؤں کے درمیاں چار انگلیوں کا فاصلہ ہو یہ اقرب الی الخشوع ہے ہم میں سے اکثر اس میں غلطی کرتے ہیں یا تو بالکل کم فاصلہ یا بہت زیادہ فاصلہ رکھتے ہیں۔ قیام میں مرد کو دونوں پاؤں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔

(نور الایضاح ص ۷۱ طحطاوی ص ۱۴۲)

پاؤں کو ٹیڑھا رکھنا

بعض لوگ قیام کی حالت میں پیروں کو ٹیڑھا رکھتے ہیں حالانکہ دونوں قدموں کو بالکل سیدھا رکھنا سنت ہے۔

امام کا تکبیرات آہستہ کہنا

امام کا اتنا آہستہ تکبیر ادا کرنا کہ مقتدی نہ سن سکے خلاف سنت مکروہ ہے۔

ہاتھوں کو گرانا

اللہ اکبر کہنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو بغیر گرائے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں۔ بعض لوگ پہلے دونوں ہاتھ گراتے ہیں پھر باندھ لیتے

ہیں یہ درست نہیں۔

ہاتھ باندھنے میں بے احتیاطی

بعض لوگ ہتھیلی کو لٹکا لیتے ہیں اور بائیں انگلیوں سے پکڑ لیتے ہیں یہ غلط ہے۔

تکبیر تحریمہ کہتے وقت انگلیوں کی ہیئت

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھائیں تو انگلیوں کو نہ بالکل ملائیں نہ دور رکھیں بلکہ بین بین اپنی حالت پر رکھیں۔ (شامی)

ہاتھوں کو بلا گرائے باندھنا

(الف) ہر تکبیر کے بعد

تکبیر سے فارغ ہوتے ہی ہاتھوں کو بلا نیچے گرائے باندھا جائیگا۔

(بحر الرائق ص ۳۲۶ الشامی ا ص ۴۸۷ فتح القدیر ص ۲۸۷)

(ب) عیدین کی تکبیرات کے بعد

عیدین کی تکبیروں میں بھی ہاتھوں کو بلا گرائے باندھا جائیگا۔ (السعایہ ص ۱۵۹)

(ج) قنوت اور جنازہ کی تکبیرات کے بعد

ہاتھ باندھنے اور رکھنے کا یہی طریقہ قنوت کی حالت میں او جنازہ کی

نماز میں بھی ہے۔ (بحرالرائق ص۳۲۶ السعایہ ص۱۱)

(و) بیٹھ کر کیسے ہاتھ باندھے

بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی ہاتھ کے باندھنے کا یہی طریقہ مذکورہ مسنون ہے۔ (بحرالرائق ا ص۳۲۶ طحطاوی علی الدرر ص۲۱۸ فتح القدیر ص۲۸۸)

ناف سے اوپر باندھنا

اگر چھوٹی انگلی اور اس کے بعد والی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑا اور بائیں ہاتھ کی کلائی پر دو انگلیاں بیچ والی اور شہادت والی کو رکھا تو بھی ٹھیک ہے خلاف سنت نہیں بہر صورت ناف کے نیچے ہاتھوں کو باندھنا اور رکھنا احناف کے نزدیک مسنون ہے۔

کلائی پکڑنے کے غلط طریقے

(الف) بعض لوگ چاروں انگلیوں اور انگوٹھے سے بائیں کلائی کو پکڑتے ہیں خلاف سنت ہے۔

(ب) بعض لوگ گٹے پر رکھنے کے بجائے بیچ ہاتھ میں حلقہ باندھتے اور رکھتے ہیں یہ بھی خلاف سنت ہے۔

(ج) اسی طرح ۳ انگلیوں اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر صرف انگشت شہادت کو رکھنا یہ بھی خلاف سنت ہے۔

(د) اسی طرح ۳ انگلیوں کو یا ۲ انگلیوں کو کلائی پر سیدھی رکھنے کے بجائے بڑھا اور مڑا رکھنا غلط ہے۔

(ہ) بلا حلقہ بنائے یوں ہی رکھا جیسا کہ بعض کو دیکھا جاتا ہے خلاف سنت ہے۔

(و) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں کے نیچے رہے گی لٹکی نہ رہے گی جیسا کہ بعض لوگ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو نیچے لٹکا دیتے ہیں خلاف سنت ہے۔

قیام میں ہاتھ پیٹ پر باندھنا

بعض لوگ پیٹ پر ہاتھ باندھتے ہیں خلاف سنت ہے۔
(شمائل کبریٰ)

حرکت کرتے رہنا

قیام کی حالت میں حرکت نہیں کرنی چاہئے جتنا سکون کے ساتھ کھڑے ہوں اتنا ہی بہتر ہے بعض عادتاً ہلتے رہتے ہیں غلط ہے۔

نظر سجدہ پر نہ ہونا

قیام کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں اِدھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔ ہم سے اکثر سے بے احتیاطی ہوتی ہے۔

دوسری رکعت کا طویل کرنا

دوسری رکعت کا پہلی کے مقابلہ میں لمبی کر دینا مکروہ ہے۔
(الشامی ص۵۴۲ کبیری ص۳۱۴)

دو چھوٹی سورتوں کے درمیان خلاء مکروہ ہے

دو چھوٹی سورتوں کے درمیان ایک چھوٹی سورۃ کو چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (الشامی ص۵۴۶)

دو سورتوں کا جمع کرنا

ایک ہی رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا مکروہ ہے۔
(الشامیہ ج۱ ص۵۴۶)

جمائی۔۔۔؟

جمائی آنے لگے تو اسے روکنے کی پوری کوشش کریں۔ کوشش سے انشاء اللہ غلطی ٹھیک ہو جائیگی۔

کھانسی۔۔۔؟

بعض حضرات تو بیمار ہوتے ہیں۔ لیکن بعض عادتاً بھی "اوہ" "اوہ" کرتے رہتے ہیں۔ اگر کھانسی واقعی ہو تو احتیاط فرمائیں آواز کم پیدا ہو۔ نماز و مسجد کا خیال رکھیں۔

گردن کو سینہ سے لگا کر کھڑے ہونا

کچھ حضرات قیام میں گردن کو سینہ سے لگا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے تواضع ہو۔ لیکن یہ تواضع خلاف سنت ہے کیا فائدہ اس کا؟

جھک کر کھڑے ہونا

ہم میں سے بعض حضرات سینہ کو جھکا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اوپر عرض کیا گیا ہے اس سے خشوع و خضوع مراد ہو یا تواضعا کرنا ہے تو کیا سنت سے ثابت ہے؟ جو کام سنت سے ثابت نہیں کتنا ہی اچھا معلوم ہو کس فائدہ کا؟

گردن کو ایک کندھے کی طرف جھکا کر کھڑے ہونا

یہ حرکت بھی تواضعا کی جاتی ہے یا خشوع کیلئے لیکن خلاف سنت ہے احتیاط فرمائیں۔

حالت قیام میں پاؤں کی انگلیاں اور انگوٹھے کو حرکت دیتے رہنا

بعض حضرات قیام میں اور رکوع میں بھی انگوٹھے کو بعض انگلیوں سمیت اٹھاتے رہتے ہیں۔ بعض مکمل قیام و رکوع میں بعض تھوڑی دیر

کیلئے یا بعض تھوڑی دیر کے وقفے کے بعد دوبارہ پھر اسے متحرک رکھتے ہیں۔احتیاط فرمائیں۔

پاؤں کو اندر کی طرف اوپر نیچے کرتے رہنا

بعض حضرات جو پاؤں کے درمیان فاصلہ تو سنت کے مطابق چار انگل رکھتے ہیں لیکن پاؤں دونوں اندر کی طرف اوپر اٹھاتے ہیں پھر نیچے کرتے ہیں باہر کی طرف نہیں بلکہ صرف اندر کی طرف ایسا کرتے ہیں۔نہ کریں۔

کمبل اور چادر اوڑھنے میں غلطی کرنا

سردیوں میں بعض حضرات کمبل یا چادر میں اس طرح اپنے آپ کو لپیٹ کر کھڑے ہوتے ہیں کہ انکے ہاتھ آسانی سے حرکت نہیں کر سکتے۔ نماز میں یہ صورتحال مکروہ ہے۔ دونوں ہاتھ آزاد رہنے چاہئیں اور بعض اوقات اس طرح لپٹی چادر کے کونے اکثر زمین تک جاتے ہیں۔ جو نا پسندیدہ بات ہے۔(تہذیب الصلوۃ)

داڑھی کے ساتھ کھیلتے رہنا

قیام میں بار بار داڑھی و چہرے پر ہاتھ پھیرنا مناسب نہیں ہے فرض کریں خارش وغیرہ بھی ہو تو بار بار نا مناسب ہے اس سے پرہیز

فرمائیں ورنہ نقصان عظیم ہوگا۔

امام کے پیچھے قیام میں مسلسل کچھ پڑھتے رہنا

کچھ حضرات امام کے پیچھے رکوع میں جانے سے پہلے تک کچھ پڑھتے رہتے ہیں۔حالانکہ "سبحانک اللھم" پڑھ کر خاموش ہونا چاہیے۔

زور سے پڑھنا امام کے پیچھے کہ دوسرے سنیں

بعض حضرات اتنا زور سے پڑھتے ہیں کہ دوسرے قریب کھڑے ہونے والے سنتے ہیں۔احتیاط فرمائیں۔اتنا زور سے نہ پڑھیں۔

آنکھیں بند کرنا

بعض حضرات رکوع اور سجدہ میں آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس سے خشوع وخضوع حاصل ہو۔لیکن ایسا خشوع کس فائدہ کا جو خلاف سنت ہو۔سنت کے مطابق بغیر خشوع وخضوع کے نماز بغیر سنت کے ہزاروں خشوع .... سے بہتر ہے۔

رکوع میں سنتیں مستحبات اور آداب کا بیان

تکبیر کہنا

رکوع کیلئے تکبیر کہنا سنت ہے۔

رکوع میں جاتے ہی تکبیر کہنا

تکبیر کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جھکتے ہی تکبیر شروع کردے اور رکوع میں جب پیٹھ برابر ہوجائے تو تکبیر ختم ہوجائے۔ (طحطاوی ۱۴۴)

قرأت اور تکبیر میں وصل نہ کرنا

بہتر ہے کہ قرأت اور تکبیر میں وصل نہ کرے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ قرأت ختم کرتے ہوئے رکوع کے لئے اللہ اکبر کہہ دے۔
(الشامی ص۴۹۳)

گھٹنوں کو پکڑنے کے طریقے

(الف) دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔
(ب) گھٹنے پکڑتے وقت مرد کو ہاتھ کی انگلیاں کشادہ رکھنا۔
(ج) مطلب یہ نہیں کہ انگلیاں دائیں اور بائیں یمیناً وشمالاً ہوجائیں بلکہ

مکمل کشادہ سیدھی رہینگی۔

عورتوں کا انگلیاں ملانا

رکوع میں عورتوں کا انگلیاں ملاکر رکھنا سنت ہے۔

انگلیوں کا رخ پنڈلیوں کی جانب ہونا

اس طرح کشادہ رکھے کہ انگلیوں کا رخ پنڈلیوں کی جانب ہو جو گویا کہ قبلہ رخ ہے۔ (طحطاوی علی الدرر ج۱ ص۲۱۶)

پنڈلیاں سیدھی رکھنا

رکوع میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا سنت ہے۔

پیٹھ کو پھیلانا

رکوع میں پیٹھ کو پھیلانا یہاں تک کہ بالکل برابر ہوجائے سنت ہے۔
(نورالایضاح ۷۲)

پیٹھ اور سرین کا برابر ہونا

رکوع میں پیٹھ اور سرین کا برابر ہونا سنت ہے۔ (طحطاوی ص۱۴۵)

سر اور سرین کا برابر ہونا

رکوع میں سر اور سرین کا برابر ہونا سنت ہے۔

ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا

رکوع کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھے ملا کر نہ رکھے یعنی کہنی سے اوپر کا حصہ سینے میں نہ لگے۔ (الشامیہ ص ۴۹۴)

رکوع کی تسبیح

کم ازکم تین بار رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم کہنا سنت ہے۔

تسبیح کا طاق ہونا

تسبیح کا طاق عدد ۳، ۵، ۷، ۹، میں پڑھنا سنت ہے۔
(الشامی ص بحرالرائق ص ۳۳۴)

پہلے اوپر مذکورہ سنتیں پوری فرمائیں
پھر آئندہ درج غلطیوں کو دیکھیں

رکوع میں ہماری غلطیاں اوران کی اصلاح۔۔۔۔

رکوع کا مسنون طریقہ

رکوع کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھے جائیں کہ نہ گھٹنوں میں خم آئے نہ بازوؤں میں۔ یہ چاروں اعضاء تنے رہنے چاہئیں۔ (درمختار)

صرف ہتھیلیوں کا رکھنا

دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ کر انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑیں۔ صرف ہتھیلیوں کا رکھ دینا سنت طریقہ نہیں۔ ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو۔

سر اور پشت کو برابر نہ رکھنا

سر، پشت اور سرین کو برابر رکھئے، نہ سر کو نیچا کرے اور نہ اونچا، بازو کو بغل سے جدا رکھیں۔ بغل میں گھسا ہوا نہ ہو۔ ہاتھ تنا ہوا ہو، اس میں خم نہ ہو۔ (شامی)

گھٹنے کے پاس خم ہونا

پاؤں کو سیدھا رکھیں گھٹنے کے پاس خم نہیں ہونا چاہئے۔ (شامی)

ٹھوڑی کو سینے سے لگالینا

رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کے ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے، یہ خلاف سنت ہے۔

رکوع میں نظر سجدے کی جگہ پر ہونا

ہم میں سے اکثر غلطی کرتے ہیں رکوع میں نظر پاؤں پر نہیں رکھتے۔ رکوع کی حالت میں بھی پاؤں قبلہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور دونوں ٹخنے بالمقابل ہوں۔ رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو نہ کہ سجدہ کی جگہ پر۔

(شامی، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں)

رکوع میں جھٹکے کے ساتھ جانا

ہم میں سے بعض لوگ رکوع میں جاتے وقت ایک جھٹکے کے ساتھ اس طرح نیچے جاتے ہیں جیسے غوطہ لگا رہے ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔

رکوع میں اوپر کے دھڑ کو جھلاتے رہنا

ہم میں سے بعض حضرات رکوع میں جا کر اوپر کے دھڑ کو پہلے تھوڑی دیر جھلاتے رہتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ سکون کی حالت میں آجاتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے اس سے پرہیز کریں۔

رکوع میں توقف نہ کرنا

رکوع نماز میں فرض ہے۔ اور رکوع میں کم از کم اتنی دیر سکون کے ساتھ توقف کرنا جسمیں ایک بار تسبیح پڑھی جاسکے واجب ہے۔ جو اگر سہواً چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم آئیگا۔ جو لوگ رکوع میں پہنچتے ہی واپس آجاتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی۔ (شامی)

رکوع میں تسبیح کی مسنون مقدار

رکوع میں کم از کم تین بار سبحان ربی العظیم پڑھنا مسنون ہے اور رکوع کی حالت میں کم از کم اتنی دیر توقف کرنا جتنی دیر میں کم از کم ایک

بار سبحان اللہ کہا جا سکے واجب ہے۔ بعض حضرات رکوع میں پورے طور پر جھکنے سے پہلے ہی قومہ کی حالت میں واپس آجاتے ہیں۔ خلاف سنت ہے۔

انگلیاں کشادہ اور نیچے کی طرف ہوں دائیں بائیں نہ ہوں

ہتھیلیوں کو گھٹنے پر رکھیں انگلیوں کو نیچے رکھے اور انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھے۔ (ابو داؤد) انگلیاں دائیں بائیں نہ پھیلی رہیں (نماز سنت کے مطابق پڑھیں)

ٹانگوں کو بالکل سیدھی نہ رکھنا

ٹانگوں کو رکوع کی حالت میں بالکل سیدھی اور کھڑی رکھنے کے بجائے آگے کی طرف جھکی رکھنا یا پیچھے کی طرف پورا نہ ٹکنا مکروہ ہے۔

کپڑوں کو بار بار درست کرنا بالخصوص

بعض حضرات کی عادت ہوتی ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے اپنے کرتے کے پیچھے کے دامن کو چھوتے ہیں یا یوں کہئے کہ اس کو برابر کرتے ہیں یہ ایک بری عادت ہے اس کے مکروہ ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں اس سے آگے یہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ مفسد صلوۃ نہ ہو جس کو اس طرح کرتے دیکھے اکرام واحترام کے ساتھ بتا دے۔

رکوع میں امام سے سبقت

ہم سے بعض حضرات امام سے سبقت کرتے ہیں یہ غلطی ہو جاتی ہے ہمیں احساس نہیں ہوتا ورنہ خلاف سنت کام مسلمان سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ کسی بھائی سے یہ غلطی ہو رہی ہو تو ہمیں تھوڑا سا پیار و حکمت سے علیحدہ بتا دینا چاہئے۔ تاکہ ہمارا بھائی وعید میں شامل نہ ہو جائے۔ العیاذ باللہ

قومہ میں سنتوں مستحبات اور آداب کا بیان

قومہ کرنا

رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ کرنا سنت ہے۔

تسمیع کہنا

رکوع سے اٹھتے وقت تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا سنت ہے۔

تحمید کب شروع کرے

رکوع سے اٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اٹھتے ہوئے سمع اللہ کہے اور جب جسم بالکل سیدھا ہو جائے تو ربنا لک الحمد پڑھے کھڑے ہونے کی حالت میں سمع اللہ ادا نہ ہو۔ (السعایہ ص ۴۹۷)

تسمیع ٹھیک سے کھڑے ہونے کے قبل کہنا

رکوع سے اٹھنے اور ٹھیک سے کھڑے ہونے سے قبل سمع اللہ کہنے کا مسنون وقت ہے لہذا کھڑے ہونے کی حالت میں نہ کہے۔

(بحر الرائق ص ۳۳۴ السعایہ ص ۱۸۵)

قومہ میں اطمینان سے کھڑا ہونا

رکوع کے بعد قومہ میں اطمینان سے کھڑا ہونا سنت ہے۔

رکوع کے بعد فوراً سجدہ نہ کرے

سر اٹھاتے ہی جلدی سے سجدہ کی جانب نہ جائے اتنی دیر کھڑا ہونا کہ تمام اعضا اپنی جگہ ساکن اور مطمئن ہو جائیں جسم کا ہر جوڑا اپنی جگہ آ کر پر سکون اور معتدل ہو جائے تب سجدہ میں جائے سنت ہے۔

(السعایہ ص ۱۹۲)

مقتدی اور منفرد کا ربنا لك الحمد کہنا

مقتدی اور منفرد یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے کو لک الحمد کہنا سنت ہے۔

امام تسمیع اور مقتدی ربنا لك الحمد کیسے کہے

امام کو سمع الله لمن حمده بلند آواز سے کہنا اور مقتدی اور منفرد کو ربنا لک الحمد آہستہ آواز سے کہنا سنت ہے۔

پہلے مندرجہ بالا سنتیں عمل میں لائیں
پھر نیچے مذکورہ کوتاہیاں دیکھیں

قومہ میں غلطیاں اوران کی اصلاح

رکوع، سجدہ، جلسہ وقومہ میں اطمینان نہ ہونا، ان کا حکم؟ اوران کے نقصان کا ازالہ

رکوع سے کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ ان چاروں جگہوں پر تعدیل اور اطمینان واجب ہے۔ اطمینان اس کو کہتے ہیں کہ وہاں پہنچ کر اعضاء میں سکون ہو جائے۔ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جائے اور ٹھہراؤ اور سکون ایک تسبیح کے بقدر ضروری ہے۔ جو لوگ اطمینان نہیں کرتے اگر قصداً ایسا کرتے ہیں تو ان پر واجب ہے کہ دوبارہ نماز پڑھیں۔ اس لئے کہ واجب چھوٹ گیا۔ اگر ایسا بھول کر کیا اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو اس واجب کو چھوڑنے کی وجہ سے دوبارہ نماز پڑھنی چاہئے۔
(شامی ص ۴۳۳ جلد۔۱)

قومہ کے جملہ آداب وہی ہیں جو قیام کے ہیں سوائے اس کے کہ اس کا وقفہ کم ہے۔

نظر کا غلط استعمال

ہم میں سے بہت حضرات قومہ میں بھی قیام کی طرح سجدہ کی جگہ نہیں دیکھتے بلکہ سامنے قبلہ کی طرف دیکھتے ہیں۔ بعض حضرات تو اوپر روشندان تک دیکھ لیتے ہیں۔

قومہ کا صرف اشارہ

بعض حضرات کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کیلئے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدے میں نہ جائیں۔ بلکہ اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

قومہ کی مسنون دعاؤں میں کوتاہی

ہم میں سے بعض حضرات اس میں کوتاہی کرتے ہیں کہ وہ قومہ کی دعاؤں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان دعاؤں کو بھلا دیا گیا ہے۔ عوام وخواص ربنا لک الحمد کے بعد مزید پڑھیں۔ "حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ"

قومہ کی دعا ترمذی میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں

سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملاء السموات و مِلاء الارض و ملاء ما بینھما و ملاء ما شئت من بعد . (ترمذی ص۶ جلد۱)

ترمذی میں ایک جگہ

یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ پڑھتے۔ (ترمذی ص ۱۸۰ جلد۲ کتاب الدعوات)

قومہ اور جلسہ کی ان دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔سنن ونوافل اور انفرادی فرض نماز میں تو ان دعاؤں کا پڑھنا بلا اختلاف سنت اور مستحب ہے۔ (شامی ص۴۵۵)

فرض نماز میں امام ہونے کی حالت میں بھی جائز ہے۔ بلکہ موجودہ زمانے میں جبکہ قومہ اور جلسہ میں بہت کوتاہی پائی جاتی ہے۔ائمہ کرام کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ (ردالمحتار ص۴۷۳ـ۷۵۵ جلد۱)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اقوال

(الف) حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ قومہ اور جلسہ میں کثرت سے کوتاہی ہوتی ہے۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان دونوں میں بھی اذکار کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (فیض الباری ص۳۰۹ جلد۲)

(ب) معارف السنن میں بھی حضرت کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسی طرح کا قول مذکور ہے۔ (معارف السنن ص۶۸ جلد۳)

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کا قول

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے بھی جلسہ میں مذکورہ دعا کا پڑھنا تحریر فرمایا ہے۔ (مالا بد منہ مترجم ص۶۲)

ہم اگر اس کا اہتمام کریں گے تو انشاء اللہ نماز صحیح ہوگی۔

قومہ میں کھڑے کھڑے "اللہ اکبر" کہنا

ہم میں سے بعض حضرات کھڑے کھڑے "اللہ اکبر" کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ قومہ سے شروع کریں سجدہ تک تسبیح پوری کریں۔ احتیاط یہ کریں کہ لفظ اللہ کو تھوڑا سا لمبا کریں "اکبر" سجدے میں پورا کریں بعض حضرات "اکبر" کی "با" کو بہت زیادہ کھینچتے ہیں۔ لمبا کرتے ہیں مناسب نہیں ہے۔ احتیاط فرمائیں۔

سجدہ کی سنتیں مستحبات اور آداب کا بیان

تکبیر کہنا

سجدہ میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔

اعضاء ٹیکنے کی ترتیب

پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر رکھنا۔

سجدے میں جانے کا مسنون طریقہ

قیام سے سجدہ میں جانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جھکتے ہی تکبیر شروع کردے اور پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھے پھر دونوں ہتھیلیوں کو پھر چہرے کو جس میں ناک کو اولاً پھر پیشانی کو زمین پر رکھے۔
(شامی ص ۴۹۸ طحطاوی ص ۱۴۵)

اگر پیشانی پہلے رکھی

اگر پہلے پیشانی رکھی پھر ناک زمین پر ٹیکا تو یہ بھی سنت کے موافق ہے۔ (بدائع الشامیہ ص ۱۱)

ناک رکھنے کا مسنون طریقہ

ناک رکھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ناک کی ہڈی زمین پر ٹک جائے ٹیکنا لازم ہے صرف زمین پر رکھنا کافی نہیں۔ (کبیری ص ۲۸۳)

سر کا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہونا

سر کا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہونا۔ اس طریقہ سے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور سیدھی بجانب قبلہ رہیں گی۔

ہتھیلیوں کا کانوں کے مقابل ہونا

اور سنت ہے کہ سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہو۔ (نورالایضاح ۷۲)
یعنی سجدہ میں سر کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اس طرح رکھنا کہ دونوں ہتھیلیاں کانوں کے مقابل ہو جائیں دونوں ہاتھوں کو اس طرح رکھنا کہ انگوٹھے کان کے مقابل اور بغل کشادہ ہو جائیں افضل ہیں۔
(الشامی ص ۴۹۸)

کلائیوں کا زمین سے جدا رکھنا

مرد کا اپنے پیٹ کو رانوں سے، کہنیوں کو پہلو سے، اور کلائیوں کو زمین سے جدا رکھنا۔

بازو کو زمین سے الگ رکھنا

اور اپنے بازو کو زمین سے الگ رکھنا یعنی سجدہ کی حالت میں اپنے ہاتھ یا بازو کو زمین سے اچھی طرح اٹھا کر جدا رکھے نہ زمین سے ملائے اور زمین سے لگائے۔ (نورالایضاح ص، طحطاوی ص)

انگلیوں کا رخ

انگلیوں کا سرا یعنی پورے کا رخ قبلہ کی جانب رہے یہ سنت ہے اسی طرح ہتھیلیوں میں ذرا بھی خم اور ٹیڑھا پن نہ رکھے نہ دائیں بائیں کرے

اور نہ سر کی جانب ذرا بھی موڑے۔ (السعایہ ۱۹۵)

عورتوں کا انداز سجدہ

عورتوں کا اپنے پیٹ کو رانوں سے، کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور بانہوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔

پیروں کی انگلیوں کا رخ

سجدہ کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھنا اچھی طرح زمین پر جمائے رکھنا نہ ذرا بھی اٹھایا جائے نہ ہلایا جائے اور نہ ہی حرکت دی جائے۔

تسبیح پڑھنا

تین مرتبہ سجدہ کی تسبیح پڑھنا (سبحان ربی الاعلیٰ) سنت ہے۔

تکبیر کہنا

سجدہ سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا سنت ہے۔

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اور پھر گھٹنوں کو اٹھانا سنت ہے۔

اٹھنے کی مسنون ترتیب

اٹھنے کی مسنون ترتیب یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا اولاً سر اٹھائے پھر دونوں ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اور ان دونوں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھتے ہوئے اس کے سہارے سے اٹھے۔ (السعایہ ص ۲۰۹)

جلسہ کرنا

دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا اس طریقہ سے کہ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر ہوں جس طرح تشہد میں رکھتے ہیں۔

جلسے میں بیٹھنے کی مقدار

پہلے سجدہ کے بعد ایک تسبیح کی مقدار اطمینان سے بیٹھنا کہ اس حالت میں تمام اعضاء اپنی جگہ آکر ساکن معتدل اور مطمئن ہو جائیں سنت ضروری ہے۔ (طحطاوی ۱۳۶)

دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا

اور تشہد میں بیٹھنے کی طرح دو سجدے کے درمیان دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور ہاتھ رکھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ران اور گھٹنے کے قریب اس

طرح رکھے کہ انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔

ہاتھوں کو رکھنے کا مسنون طریقہ

جلسہ اور تشہد میں ہاتھوں کو ران اور گھٹنوں پر رکھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کی انگلیاں نہ بالکل ملی رہیں اور نہ کشادہ الگ الگ رہیں بلکہ تحریمہ کی طرح اپنی اصلی طبعی حالت پر رہیں گی اور انگلیوں کو سیدھا گھٹنوں پر رکھا جائے گا اس طرح کہ ہتھیلی تو ران پر آجائیں گی اور انگلیوں کا سرا اور پورا گھٹنوں پر آجائے گا انگلیوں کا رخ سیدھا بجانب قبلہ ہوگا مڑ کر زمین کی جانب نہ ہوں گی کہ یہ خلاف سنت مکروہ ہے۔
(طحطاوی ۱۳۶ فتح)

گھٹنوں کو پکڑنے سے احتراز

خیال رہے کہ جلسہ اور تشہد کی حالت میں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑا نہیں جائے گا جیسے کہ رکوع میں ورنہ تو پھر انگلیوں کے سرے کا رخ زمین کی جانب ہو جائے گا جو خلاف سنت ہے۔ (طحطاوی علی الدرر ۲۲۴ شرح منیہ ۳۲۸)

جلسے میں انگلیوں کا پھیلانا

جلسہ اور تشہد میں انگلیاں سیدھی پھیلی رہیں گی ان میں قران نہ ہوگا۔
(شرح وقایہ ص)

بازواور کہنیوں کا حکم

جلسہ اور تشہد کی حالت میں بازواور کہنیاں ران سے لگی رہیں گی اوپر کو اٹھی ہوئی نہ رہیں گی یہاں ملانا اور رکھنا سنت ہے اور آپ سے ثابت ہے۔ (السعایہ ۲۱۵)

جلسہ کی دعا

اگر منفرد ہے تنہا نماز پڑھ رہا ہے خواہ فرض ہو تو پھر حدیث پاک میں واردشدہ دعاؤں کو پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً اللھم اغفرلی وارحمنی و عافِنِی و اھدنی وارزقنی ۔ (ابوداؤد شامی ۱/۵۰۶)

جلسہ اور تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

جلسہ اور تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بائیں پیر کو بچھالے اور دائیں پیر کو کھڑا کردے یعنی دائیں پیر کو کھڑا رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا رخ مڑکر قبلہ کی جانب ہو جائے اسی طرح بائیں پیر کو دائیں پیر میں لگا کر اس کی بھی انگلیاں قبلہ رخ کرے بغیر لگائے اور سہارا لئے بائیں پیر کی انگلیاں بجانب قبلہ رہیں یہ مسنون ہے، عموماً لوگوں سے اس میں بڑی غفلت ہوتی ہے۔ (درمختار مع الشامی ص)

بیٹھنے کی حالت میں نگاہ

بیٹھنے کی حالت میں مسنون و مستحب یہ ہے کہ نگاہ گود میں دونوں ہاتھوں کے مابین ہو۔ (طحطاوی علی الدرر رف ۱/ص ۲۱۴)

پہلے تشہد کے بعد کھڑا ہونا

پہلے تشہد سے فارغ ہو کر تیسری رکعت کے لئے اٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی تشہد کے بعد شہادت سے فارغ ہو ویسے ہی تکبیر کہتا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھتے ہوئے اس کے سہارے سے کھڑا ہو۔ (السعایہ ص ۲۳۰ کبیری ص ۳۳۱)

پہلے اوپر مذکورہ سنتیں عمل میں لائیں
پھر نیچے مذکورہ غلطیاں دور فرمائیں

سجدہ اور جلسہ میں ہماری غلطیاں اور ان کی اصلاح

﴿قیام سے سجدہ﴾

پہلے سینہ جھکانے کی غلطی

قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے سینہ کو آگے کی طرف نہ جھکائیں۔ بلکہ اس کو سیدھا رکھیں۔ صرف پاؤں موڑ کر نیچے کی طرف جائیں۔ بعض حضرات پہلے سینہ کو جھکاتے ہیں۔ جس سے ایک زائد رکوع پیدا ہو جاتا ہے یہ منع ہے جب تک گھٹنے زمین تک نہ پہنچ جائیں اوپر کے حصہ کو جھکانے سے پرہیز کریں۔ (شامی نعمانیہ ۳۳۴ جلد۱)

سجدہ میں جانے کی کوتاہی

گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں (بغیر جھکے ہوئے سیدھا نیچے آئیں) پھر گھٹنے زمین پر رکھیں۔ پھر ہاتھ پھر پیشانی، پیشانی کے ساتھ ناک بھی زمین سے لگنی چاہئے۔ (سنن بیہقی ص ۱۰۰ جلد۲ وشامی)

ترتیب یہ ہے

گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک پھر پیشانی آج کل اکثر حضرات سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے سینہ کو جھکاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ بعض حضرات پہلے دونوں ہاتھ زمین پر لگاتے ہیں اور گھٹنے بعد میں، یہ جانور کی مماثلت ہے خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ (شامی وکبیری)

سجدے میں جاتے وقت پائینچے اوپر کھینچنا

بعض حضرات سجدہ میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے تہ بند یا ازار بند کے پائینچے اوپر کو کھینچتے ہیں۔ یہ ایک عبث فعل ہے کہیں نماز کو خراب نہ کردے۔ پہلے ایک دفعہ درست کرلیں۔ نماز کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

سجدے میں ہاتھ کو گھسیٹنا

خیال رہے کہ ہاتھ کو رکھنا سنت ہے گھسیٹ کر سر کے قریب لے جانا خلاف سنت مکروہ ہے۔ بعضوں کو دیکھا جاتا ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر اولا رکھ دیتے ہیں پھر گھسیٹ کر آگے کانوں کے مقابل لے جاتے ہیں یہ بڑی بری حرکت ہے۔

سجدے میں ناک ٹکی رکھنا

پورے سجدے میں ناک زمین پر ٹکی رہے زمین سے نہ اٹھے۔ کچھ حضرات اٹھا لیتے ہیں نہیں ہونا چاہئے۔

سجدے میں انگلیاں کھلی رکھنا

سجدہ میں دونوں ہاتھ رکھیں تو انگلیاں بند ہوں یعنی ملی ہوئی ہوں ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (صحیح ابن خزیمہ ۳۲۴ جلد ا شامی ص ۳۵۲ جلد ا)

انگلیاں قبلہ رخ نہ ہونا

پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں حتیٰ کہ انگوٹھا بھی، اس کا خاص خیال رکھیں ہم میں سے اکثر اوپر کی دونوں غلطیوں میں شریک ہیں۔ تھوڑی سی احتیاط سے یہ دور ہو سکتی ہیں۔ ان کا دور کرنا ضروری ہے۔ (شامی)

سجدہ کی ایک اور غلطی

جو اکثر ہم سے ہوتی ہے سجدہ کھل کر کریں۔ یعنی بازو بغل سے دور ہوں۔ بغلیں کھلی ہوئی ہوں، رانیں پیٹ سے جدا رکھیں، پیٹ ران پر نہ ہو۔ (اوپر کی طرح اس میں بھی بے احتیاطی عوام و خواص میں پائی جاتی ہے، احتیاط کریں)۔ (ترمذی و شامی)

سجدہ میں غلطی دونوں کہنیوں کو زمین پر رکھنا

سجدے میں دونوں بانہوں کو زمین پر نہ رکھیں۔ صرف ہتھیلی زمین پر رکھیں گے۔ بازوؤں کو اوپر رکھیں گے۔ (ترمذی) اکثر حضرات اس میں بھی اوپر کی طرح غلطی کرتے ہیں۔ احتیاط کرنی چاہئے۔

دونوں کہنیوں کو پھیلانا

نماز میں بالخصوص فرض نماز میں دونوں کہنیوں کو اتنا نہ پھیلائیں کہ دونوں طرف کے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ جتنی گنجائش ہو اتنی ہی پھیلائیں چہرہ کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہوں۔

صرف سیدھی انگلیاں رکھ دینا

دونوں پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ کی طرف کریں۔ صرف سیدھی انگلیاں زمین پر رکھ دینا خلاف سنت ہے۔ قبلہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔
(بخاری)

انگلیوں کو قبلہ کے خلاف رکھنا

بعض حضرات انگلیوں کو قبلہ کی مخالف سمت کی طرف موڑ کر پاؤں کی پشت کو زمین پر رکھتے ہیں۔ یہ بہت غلط ہے، سنت کے خلاف ہے اور مکروہ بھی۔ (عالمگیری)

سجدہ میں پاؤں اٹھا کر رکھنا

بعض حضرات سجدہ کی حالت میں پاؤں کو اٹھا کر رکھتے ہیں۔ زمین پر نہیں رکھتے، اگر پورا سجدہ اس طرح کیا تو نماز ہی نہیں ہوگی۔ سنت کے مطابق کرنا چاہئے۔

دونوں ایڑیوں کو نہ ملانا

سجدہ میں یہ بھی سنت ہے کہ دونوں ایڑیوں کو ملا لینا چاہئے۔ اس میں اکثر حضرات سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس سے احتراز ضروری ہے۔
(اعلاء السنن ص ۳۲ جلد ۳۔ صحیح ابن خزیمہ ص ۳۲۸ جلد ۱)

امام سے سبقت

ہم میں سے بعض حضرات تکبیر تحریمہ، رکوع، سجدہ اور سلام وغیرہ میں سبقت کرتے ہیں۔ اس بارے میں انتہائی سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ احتیاط کریں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ نماز نہ ہو۔

دوسرے سجدے سے اٹھنا اور اس میں غلطی

دوسرے سجدے سے اٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین سے پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھائیں اور قیام کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ ہم میں سے بعض حضرات پہلے ناک پھر پیشانی پھر گھٹنے اٹھاتے ہیں اور ہاتھ کا سہارا لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ہاتھ کا سہارا لیکر کھڑا ہونا خلاف سنت ہے۔ الا یہ کہ بوڑھا بیمار یا ضعیف ہو ان معذوروں کیلئے بھی جائز ہے یعنی ایسا کر سکتے ہیں لیکن اولی وافضل نہیں۔ اور مذکورہ مجبوری ہو تب بھی دونوں ہاتھوں کے بجائے ایک ہاتھ کا سہارا لیں۔ دونوں ہاتھ ٹکائیں تو ان کو سامنے رکھنے کے بجائے پنڈلیوں کے قریب رکھ کر سہارا لیا جا سکتا ہے۔ اس میں کسی جانور کی مماثلت بھی نہیں ہو گی۔ لیکن اس کے برعکس کرنے سے جانور کی مماثلت ہو گی جو اچھا نہیں۔

جلسہ کے متعلق مسنون طریقہ

دونوں سجدوں کے درمیان جو تھوڑی دیر بیٹھا جاتا ہے اس کو جلسہ کہتے ہیں اور یہ نماز میں واجب ہے۔ اور اس وقفہ میں پورے سکون کے ساتھ کم از کم اتنی دیر بیٹھنا واجب ہے۔ جتنی دیر میں ایک دفعہ ''سبحان اللہ'' کہا جاسکے۔ (شامی)

بیٹھنے کا مسنون طریقہ

دوزانو ہوکر اس طرح بیٹھ جائے کہ داہنا پاؤں کھڑا رہے اور اس کی انگلیاں اور انگوٹھا اندر کی طرف یعنی قبلہ رخ مڑے ہوئے ہوں۔ بایاں پاؤں پھیلا کر نمازی اس طرح اس پر بیٹھ جائے کہ اس کا سارا وزن اسی بائیں پاؤں پر پڑے۔ بائیں پاؤں کی انگلیاں۔ اور انگوٹھا بھی حتی المقدار قبلہ رخ رہنے چاہئیں۔ (بائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا دیکھنے میں مشکل نظر آتا ہے مگر حقیقتاً دشوار کچھ نہیں ہے۔ صرف ارادہ شرط ہے۔) (بخاری وشامی)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچھے ہوئے پاؤں کی انگلیوں اور انگوٹھے کو دائیں پاؤں کے ساتھ اس طرح ٹھہرا کر بیٹھیں کہ ان کا رخ

اندر یعنی قبلہ رخ ہوجائے۔

(تھذیب الصلوۃ) یہی طریقہ تشہد یعنی ''التحیات'' میں بیٹھنے کا ہے یہ مسنون ہے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد انشاءاللہ حاصل ہوجائیگا۔

ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا مسنون طریقہ

دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ یعنی انگلیوں کے آخری سرے گھٹنوں کے ابتدائی سرے (کنارہ) تک پہنچ جائیں۔

گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں غلطیاں

بعض حضرات ہاتھوں کو آگے بڑھا کر انگلیوں کو زمین کی طرف جھکا دیتے ہیں اور بعض حضرات انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنوں کو گرفت میں لینے کا انداز اختیار کرتے ہیں۔ اور بعض حضرات ہاتھوں کو اندر کی طرف کھینچ کر گھٹنوں سے بہت دور رانوں کی جڑ پر پیٹ سے ملا کر ہاتھ رکھ کر بیٹھتے ہیں۔ یہ تینوں طریقے خلاف سنت اور مکروہ ہیں احتیاط کریں۔

پاؤں کو کھڑا کرنا مکروہ ہے

جلسہ اور قعدہ میں پاؤں کو کھڑا کر کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ یہ ایک

ایسی غلطی ہے کہ بندہ کو احساس بھی نہیں ہوتا۔ یہ حضرات دوسرے سجدے میں جانے کی کوشش کرتے ہیں تھوڑی سی غلطی سے ساری محنت ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

نظر کا غلط استعمال

جلسہ اور قعدہ میں نظر اپنی گود پر ہونی چاہئے (شامی) بعض حضرات سامنے قبلہ رخ دیکھتے ہیں۔ بعض حضرات سجدہ کی جگہ دیکھتے ہیں۔ بعض سینہ سے ٹھوڑی کو ملا کر سینہ ہی کی طرف دیکھتے ہیں۔ تینوں غلطی کر رہے ہیں۔ احتیاط کریں۔

قمیض کے دامن کو گھٹنوں پر پھیلانا

جلسہ میں بیٹھ کر بعض حضرات قمیص کے دامن کو دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں پر پھیلایا کرتے ہیں۔ یہ فضول حرکت ہے۔ پرہیز فرمائیں، خلاف سنت امور سے بہت زیادہ پرہیز کریں۔

بار بار داڑھی سے کھیلنا

بعض حضرات قعدہ میں بار بار اپنی داڑھی اور چہرے سے کھیلتے رہتے ہیں بار بار ہاتھ پھیرتے رہتے ہیں یہ نا مناسب حرکت ہے اس سے پرہیز فرمائیں۔

جلسہ میں مسنون دعا کا چھوڑنا

جلسہ میں مسنون دعا کا ثبوت پیچھے قومہ میں گزر چکا ہے یہاں صرف حوالہ جات درج کئے جا رہے ہیں۔ اسکے پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ فرض سنت نفل سب میں پڑھیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد ص ۱۲۳ جلد ارد المختار ۳۷)

جلسہ کی مسنون دعا یہ ہے

اَللّٰھُم اغْفِرلِی وَار حَمْنِی وَ عَافِنِی وَ اھْلِنِی
وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ

اللہ اکبر مختصر کرنا

بعض حضرات جلسہ میں بیٹھے بیٹھے " اللہ اکبر " کہہ دیتے ہیں پھر سجدے میں جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تسبیحات ایک رکن سے دوسرے رکن تک پڑھنا چاہئے۔ مثلاً جلسہ میں " اللہ اکبر " شروع کریں یہ دوسرے سجدے میں پہنچتے ہی ختم ہو۔ نہ کہ بیٹھے بیٹھے کہنا بعض حضرات قومہ سے سجدہ میں جاتے ہیں تو جب سجدہ میں پہنچ جاتے ہیں پھر مختصر " اللہ اکبر " کہہ دیتے ہیں۔ بعض رکوع سے بالکل سیدھے کھڑے ہو کر " سمع اللہ لمن حمدہ " کہتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

قعدہ کی سنتیں مستحبات اور آداب کا بیان

مرد کے پاؤں رکھنے کا طریقہ

مرد کا دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور انگلیوں کو حتیٰ الامکان قبلہ رخ رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا لینا۔

عورت کے بیٹھنے کا طریقہ

عورتوں کو ''تورک'' کرنا یعنی اپنی بائیں سرین پر بیٹھنا اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھنا۔ اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا۔ اور دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر رکھنا۔

اشارہ کرنا

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اس طریقہ سے کہ ''لا الٰہ'' کہتے وقت انگلی اٹھانا اور ''الا اللہ'' کہتے وقت گرا دینا انگلی کو بالکل گرا کر گھٹنے پر ٹکانا نہیں ہے بلکہ تھوڑا سا نیچے کر کے پھر آخر تک اسی طرح رکھیں۔ انگلی اشارے کے بعد تھوڑی سی معمولی نیچے کر دیں پھر آخر تک ایسے ہی رکھیں۔ (الدر المنضود۔ حاشیہ مشکوۃ)

محدثین اور فقہائے کرام کے اقوال

محدثین اور فقہائے کرام نے اشارہ کے وقت مٹھی کے باندھنے کی مختلف ہیئت اور شکل کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

(الف) خنصر بنصر سب سے چھوٹی اور اس کے بغل والی انگلی موڑے مٹھی کی طرح اور بیچ والی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لے یعنی دونوں کے سرے کو ملا لے اور انگشت شہادت کو علی حالہ باقی رکھے اور لا آتے ہی اشارہ کے لئے اٹھا لے۔ (الشامی ص ۵۰۸)

(ب) چھوٹی اس کے بعد والی اور بیچ والی انگلیوں کو موڑے مٹھی کی طرح اور انگوٹھے کے سرے کو بیچ والی انگلی کے بیچ کے جوڑ میں ملا لے اور انگشت شہادت علی حالہ رکھ کر نفی لا کے وقت اس سے اشارہ کرے۔

(الشامیہ ص ۵۰۹ منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق ص ۳۴۲)

(ج) چھوٹی انگلی اس کے بعد والی انگلی اور بیچ والی انگلی کو مٹھی کی طرح موڑ لیں اور انگوٹھے کو انگشت شہادت کی جڑ میں ملا دے اور لا کے وقت اس انگشت شہادت سے اشارہ کرے۔ (السعایہ ۲۲۰)

اشارہ کس انگلی سے کرنا؟

اشارہ صرف دائیں ہاتھ کے انگشت شہادت سے ہوگا بائیں ہاتھ کی

انگلی سے نہیں وہ اپنی حالت پر رہیں گی۔ (الشامیہ ۵۰۹) دونوں ہاتھوں سے ہرگز اشارہ نہیں کیا جائے گا۔ (کبیری ص ۳۲۸ الشامیہ ۵۰۹ ج ۱)

انگلی کا رخ

اشارہ کرتے وقت انگلی آسمان کی طرف نہیں اٹھائی جائے گی بلکہ اس کا رخ قبلہ کی جانب کرتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔

انگلی کا صرف اٹھانا

اشارہ کرتے وقت انگلی کو ہلایا اور حرکت نہیں دی جائے گی صرف اٹھایا جائے گا۔ (السعایہ ج ۲ ص ۲۲۰)

عذر کی بناء پر

اگر کسی کی دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت نہ ہو کٹ گئی ہو تو وہ کسی دوسری سے اشارہ نہ کرے گا نہ بائیں ہاتھ کی انگلی سے۔
(طحطاوی ص ۱۴۷)

اشارے کے لئے حلقہ کب بنائے؟

شروع سے ہی اشارہ کے لئے حلقہ بنا کر نہیں رکھے گا احناف کے یہاں جب اشارہ کا وقت آئے گا تب حلقہ بنائے گا اور انگلیوں کو موڑے گا۔
(فتح القدیر ص السعایہ ص ۲۲۱)

حلقہ نہ کھولنا

اشارہ کے بعد انگلیوں کے حلقہ کو کھولا نہیں جائے گا بلکہ اسی طرح سلام تک باقی رکھا جائے گا بعض لوگ اشارہ کے بعد انگلیوں کو سیدھی کر لیتے ہیں جیسے کہ بائیں ہاتھ کی انگلی سیدھی گھٹنے پر رہتی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔
(السعایہ ج ۲، ۲۲۱)

درود شریف پڑھنا

قعدہ آخیرہ میں دورد شریف پڑھنا سنت ہے۔

درود ابراہیمی

درود میں درود ابراہیمی کا پڑھنا افضل ہے۔ (الشامیہ ص ۵۱۲)

دعائیہ کلمات

درود پاک کے بعد دعائیہ کلمات پڑھنا سنت ہے، درود پاک کے بعد ایسی دعاؤں کا پڑھنا جو احادیث پاک میں وارد ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہیں یا قرآن میں مذکور ہیں افضل اور بہتر ہے۔
(شرح منیہ ص ۳۳۵)

دعائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بہتر ہے کہ دعا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پڑھے جسے آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے سوال پر کہ نماز میں کون سی دعا پڑھوں ارشاد فرمایا تھا۔ **اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔** (طحاوی ص ۱۴۹، کبیر ص ۳۳۵ عنایہ بر فتح القدیر ص ۳۱۸)

امت کا تعامل بھی اسی دعا پر ہے مغفرت پر بڑی جامع ترین دعا ہے۔

دعا کی نیت

دعائے قرآنیہ میں دعا کی نیت ملحوظ ہو تلاوت کی نیت نہ کرے۔
(الشعایہ ص ۲۲۸)

سورہ فاتحہ پڑھنا

فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے بمقابلہ تسبیح اور خاموش رہنے کے۔

فاتحہ کا حکم

فاتحہ کا یہ حکم فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت کا ہے خواہ امام ہو یا منفرد، واجب، سنت اور نفل کی تیسری اور چوتھی میں پہلی دوسری کی طرح سورہ فاتحہ مع سورت کے واجب ہے۔ (بحرالرائق ص ۳۴۶)

پہلے مذکورہ سنتیں عمل میں لائیں
پھر نیچے مذکورہ کوتاہیاں دور فرمائیں

قعدہ میں ہماری غلطیاں اور ان کی اصلاح

تشہد میں بیٹھنا

بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور داہنا پاؤں کھڑا کر کے انگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ رکھیں (دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں)۔
(بخاری)

پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کیسے رکھیں؟

دونوں پاؤں کی انگلیاں متوجہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں جو بچھا ہوا ہے اس کی انگلیوں اور انگوٹھے کو دائیں پاؤں کے ساتھ اس طرح کر کے بیٹھیں کہ اس کا رخ اندر یعنی قبلہ کی طرف ہو۔ یہ جب ہوگا

کہ بچھے ہوئے پاؤں کے ساتھ بالکل ملا دیں اور بے تکلف قبلہ کی طرف انگلیاں موڑیں چند دن کے بعد انشاء اللہ آسان ہوگا۔ (تہذیب الصلوٰۃ)

خلاف سنت بیٹھنا

بعض حضرات دونوں ایڑیاں کھڑی کر کے اس پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعض حضرات دونوں پاؤں ایک دوسرے پر رکھ کر اس پر بیٹھتے ہیں۔ یہ سب خلاف سنت ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قعدہ اور جلسہ میں دونوں ہاتھوں کو ران پر رکھنے کا طریقہ

قعدہ اور جلسہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے جائیں کہ انگلیاں گھٹنے کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ قبلہ کی طرف متوجہ ہوں یعنی انگلیوں کے آخری سرے گھٹنوں کے ابتدائی کنارہ تک پہنچ جائیں۔ (شامی) لیکن مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھٹنے مبارک کو بائیں ہاتھ کا لقمہ بناتے تھے۔ اس لئے بعض علماء یہ

فرماتے ہیں کہ بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو گھٹنے پر لٹکائے۔
(مسلم ص۲۱۶ جلد مع شرح للنووی)

انگلی کو مسلسل متحرک رکھنا

اوپر مذکورہ انگلی ''الا اللہ'' پر نیچے کریں گے بعض حضرات کے قعدہ میں بیٹھتے ہی ان کی انگشت شہادت حرکت میں آجاتی ہے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس لفظ پر انگلی اٹھاتے ہیں اور پھر گراتے ہیں۔ بعض حضرات دیکھا دیکھی بھی ایسا کرتے ہیں۔ احتیاط فرمائیں۔ (تہذیب الصلوۃ)

اشارہ کرنے میں غلطی

شہادت کی انگلی اٹھانا

داہنے ہاتھ کو بھی شروع میں ران پر رکھ لیں گے اور ''التحیات'' پڑھیں گے جب ''اشھد'' پر پہنچے گے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنالیں گے اور چھوٹی اور اس کے بعد والی کو بند کرلیں گے اور شہادت کی انگلی کو قبلہ کی طرف اٹھا کر اشارہ کرلیں گے ''اشھد ان لا'' پر اٹھائیں گے اور ''الا اللہ'' پر گرادیں گے گرادینے کا مطلب تھوڑی سی نیچے کرلیں گے انگلی گھٹنے پر ٹیکنا نہیں گھٹنے پر ٹکا دینا غلطی ہے۔ (الدر المنضود۔ حاشیہ مشکوۃ) باقی

انگلیوں کی ہیئت اسی طرح آخر تک برقرار رکھیں گے۔

(رفع التردد فی عقال الا صابع عند التشهد
لا بن عابدین الشامی)

قبلہ رخ اٹھانا

شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف نہیں اٹھائیں گے صرف قبلہ کی طرف اٹھائیں گے بالکل سیدھی آسمان کی طرف اٹھانا مناسب نہیں۔ (نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں)

دوسرا طریقہ اشارہ انگلی کا

چھوٹی انگلی اس کے بعد والی اور بیچ والی انگلی کو موڑے مٹھی کی طرح اور انگوٹھے کے سرے کو بیچ والی انگلی کے بیچ کے جوڑ میں ملائے اور انگشت شہادت اپنی حالت پر رکھے۔ (الشامیہ ۵۰۵)

تیسرا اشارہ انگلی کا

چھوٹی انگلی اس کے بعد والی انگلی اور بیچ والی انگلی کو مٹھی کی طرح موڑے اور انگوٹھے کو انگشت شہادت کی جڑ میں ملادے اور لا کے وقت انگشت شہادت سے اشارہ کرے۔ (السعایہ ۲۲۰)

صرف انگلی سے اشارہ کرنا

بعض حضرات تشہد میں بیٹھتے ہی انگلی سے اشارہ کرتے ہیں یہ خلاف سنت ہے اسی طرح اشارہ کرتے ہی ہاتھ کو واپس اپنی اصلی حالت میں چھوڑ دیتے ہیں یہ بھی خلاف سنت ہے۔ اشارے کی ہیئت آخر تک رہنی چاہئے۔

انگلی کا اشارہ دیکھنا اور نیت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگلی سے اشارہ فرماتے تو نگاہ اسی انگلی مبارک پر رکھتے اشارہ کے وقت نیت توحید کی کرتے۔

(مسند احمد الفتح جلد ۳ ص ۱۵)(سنن کبریٰ جلد نمبر دو ص ۱۳۳)

سلام میں سنتیں مستحبات اور آداب کا بیان

سلام پھیرنا

سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا اور منہ پھیرتے وقت پہلے دائیں پھر بائیں طرف منہ پھیرنا۔

سلام کی مسنون ترتیب

پہلے دائیں جانب کرنا ہے یعنی سلام کی یہ ترتیب سنت ہے کہ پہلے دائیں جانب سلام کرے اس کے بعد بائیں جانب سلام کرے۔

(طحطاوی ص ۱۴۸ الشامی ص ۵۲۴)

گردن کس قدر گھمائے

گردن کو سلام میں دائیں جانب بائیں جانب مکمل طور پر اس طرح گھمائے کہ آگے پیچھے دائیں جانب والے کو اس دایاں رخسار نظر آجائے اور بائیں جانب والے کو بایاں رخسار نظر آجائے۔ (الشامیہ ص ۵۲۴ فتح القدیر ص ۳۱۹)

چہرہ کو پورا گھمانا

سنت یہ ہے کہ چہرے کو تھوڑا نہ گھمائے بلکہ پورا گھمائے بعض لوگ ذرا سا چہرہ گھما لیتے ہیں اور سلام کر لیتے ہیں خلاف سنت ہے۔

(الشامیہ ص ۵۲۴)

پورا جملہ ادا کرنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تک ادا کرنا سنت ہے سلام علیکم کہے گا تو سنت کے خلاف ہوگا۔ (بحر ص ۳۵۲)

نظر کا کندھے پر رکھنا

سلام میں چہرہ اتنا گھمائے کہ اس کی نظر کندھے پر آجائے یہ مسنون و مستحب ہے۔ (مراقی الفلاح ص ۱۵۱)

دوسرے سلام میں آواز ہلکی رکھنا

دوسرا سلام پہلے سلام کے مقابلے میں کچھ ہلکی آواز سے پھیرنا۔ اتنی ہلکی نہ کرے کہ مقتدی کو آواز نہ آئے۔ (بحر الرائق ص ۳۵۲ کبیری ص ۳۴۰)

مقتدی کا سلام امام کے سلام سے ملا ہوا ہونا

مقتدی کا سلام امام کے سلام کے ساتھ ملا ہونا یعنی جیسے ہی امام سے

السلام کی آواز سنے فوراً مقتدی بھی السلام شروع کر دے تاکہ امام کے ساتھ سلام میں شریک ہو جائے اور مقارنت ہو جائے تاخیر نہ ہو۔

(طحطاوی ص ۱۴۸)

امام کے ساتھ سلام میں شریک ہونا

اگر مقتدی کا درود یا اس کی دعا پوری نہ ہوئی ہو اور ابھی درمیان ہی میں ہو اور امام نے سلام پھیر دیا تو دعا درود چھوڑ کر امام کے ساتھ سلام پھیرنے میں شریک ہو جائے اس کے پورا کرنے میں تاخیر نہ کرے۔

(شامیہ ص ۴۹۶)

مسبوق کا سلام کے لئے انتظار کرنا

سنت ہے کہ مسبوق اپنے امام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرے یعنی مسبوق جس کی ایک دو رکعت چھوٹ گئی ہو اس کے لئے سنت یہ ہے کہ امام کے سلام کی آواز سنتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ دونوں سلام سے فارغ ہونے کے بعد اپنی رکعت پوری کرنے ے لئے کھڑا ہوا سے دوسرے سلام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا سنت ہے۔ (الشامیہ ص ۳۷۷)

سلام میں امام، مقتدی اور منفرد کیا نیت کرے؟

(الف) امام کا دونوں سلاموں میں نمازیوں، فرشتوں اور نیک جنات کی

نیت کرنا۔

(ب) مقتدی کا نمازیوں، فرشتوں نیک جنات کے ساتھ جس طرف امام ہو اس طرف امام کی بھی نیت کرنا۔ اگر بالکل سامنے ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی نیت کرنا۔

(ج) منفرد کو دونوں سلاموں میں صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

پہلے اوپر مذکورہ سنتیں عمل میں لائیں
پھر نیچے درج ذیل کوتاہیاں دور فرمائیں

سلام میں ہماری غلطیاں اور انکی اصلاح

مسنون طریقہ سلام

سلام پھیرتے وقت دونوں طرف اتنی گردن موڑیں کہ پیچھے کے لوگوں کو رخسار نظر آجائیں۔ (بخاری شریف۔ مسلم)

نوٹ: داہنی طرف سلام پھیر کر چہرہ قبلہ کی طرف متوجہ کریں۔ پھر یہاں سے بائیں طرف سلام پھیریں۔ بعض حضرات نہیں (بلکہ اکثر حضرات) داہنی طرف چہرہ رکھتے ہوئے ہی سلام کی ابتداء کرتے ہیں اور بائیں طرف لاتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں جس طرف لفظ "علیکم" زبان سے ادا ہو۔ اس وقت چہرہ دائیں یا بائیں پھرا ہونا چاہئے۔ (حوالہ نماز کی پابندی اور اسکی حفاظت)

سلام میں غلطیاں جو کہ اکثر کرتے ہیں

سلام پھیرتے وقت بعض حضرات گردن بالکل ٹیڑھی کر کے آگے ہو کر آخر صف تک دیکھتے ہیں۔ اور بعض حضرات تو بالکل جان بوجھ کر پیچھے کے نمازیوں کو دیکھتے ہیں۔ بعض صرف اشارہ کرتے ہیں کن اکھیوں سے۔ یہ سب طریقے خلاف سنت ہیں انکو چھوڑنا چاہئے۔ حالانکہ نظر دونوں طرف صرف کندھوں پر ہو۔ ادھر ادھر آگے پیچھے دوسرے نمازیوں کو دیکھنا نامناسب ہے احتیاط کرنی چاہئے۔ بعض حضرات ایک طرف سلام پھیر کر اسی طرف کچھ دیر دیکھتے رہتے ہیں شاید دوسری طرف سلام پھرنا کچھ دیر کیلئے بھول جاتے ہیں۔ بعض حضرات سلام تو پھیرتے ہیں لیکن زبان سے کچھ ادا کرنا گوارا نہیں کرتے صرف دیکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ احتیاط فرمائیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ سنت کیا ہے۔ نہ کہ یہ دیکھنا کہ جائز ہے یا نہیں؟

امام سے کافی دیر بعد سلام پھیرنا

بعض حضرات امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرتے ہیں۔ حالانکہ بہتر یہ ہے کہ امام کے ساتھ سلام پھیریں۔ چاہے کچھ پڑھنے کیلئے رہتا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن کوئی بعد میں کرتا ہے تو جائز ہے افضل نہیں۔

سلام میں ایک کوتاہی

دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے آواز تھوڑی زیادہ اونچی ہو بانسبت بائیں طرف سلام پھیرنے کے لوگ آجکل اس کے برعکس معاملہ کرتے ہیں۔ احتیاط فرمائیں۔

کچھ اہم باتیں

ہاتھوں کا چادر یا آستین سے نکالنا

اگر کوئی عذر نہ ہو تو تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھ آستین یا چادر وغیرہ سے نکالنا اور عورتوں کو ہاتھ باہر نہ نکالنا بلکہ چادر یا دوپٹہ وغیرہ میں چھپائے رکھنا ہی بہتر ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح)

ارکان صلوۃ میں نگاہ کہاں ہو؟

نمازی کو بحالت نماز کھڑے ہونے کی حالت میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر جمائے رکھنا اور رکوع میں قدموں پر سجدے میں ناک پر بیٹھنے کی حالت میں اپنی گود میں اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر رکھنا چاہئے۔
(درمختار)

کھانسی اور جمائی کو روکنے کا مجرب عمل

کھانسی اور جمائی کو روکنے میں دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں پھر بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنا ہاتھ رکھ کر روکیں اور قیام کے علاوہ نماز کی باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کے ذریعے روکنے کی کوشش کریں نیز جمائی روکنے کا ایک عمدہ اور مجرب طریقہ یہ ہے کہ جب جمائی کی ابتداء ہو تو فوراً اپنے دل میں یہ خیال کریں کے انبیاء علیہم السلام کو کبھی جمائی نہیں آئی صاحب قدوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے بارہا اس کا تجربہ کیا اور ٹھیک پایا علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ میں نے بھی اس نسخے کو آزمایا اور صحیح پایا آپ بھی تجربہ کر لیجیے۔

جماعت کے لئے کھڑے ہونے کی تین صورتیں

جب جماعت کے لئے اقامت کہی جائے تو نمازی اسی وقت کھڑے ہوں اس میں تین آداب ہیں

(۱) اگر پہلے سے امام محراب کے قریب موجود ہو تو حی علی الفلاح تک نمازی بیٹھے رہ سکتے ہیں حضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہو جائیں۔

(۲) اگر امام محراب کے قریب پہلے سے موجود نہ ہو بلکہ نمازیوں کے

پیچھے سے آرہا ہو تو جس صف میں امام پہنچے وہ صف کھڑی ہوتی جائے۔

(۳) اگر امام مسجد کے سامنے سے آرہا ہو تو جونہی اس پر نظر پڑے تو سارے نمازی کھڑے ہو جائیں۔ (درمختار طحطاوی علی مراقی الفلاح)

امام کو فوراً تکبیر کہنا

امام کو قد قامت الصلوٰۃ کے فوراً بعد تکبیر تحریمہ کہنا۔ لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ اقامت ختم ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہے۔

(درمختار طحطاوی علی مراقی الفلاح)

التحیات پڑھنا

پہلے اور آخری قعدہ میں وہی خاص التحیات پڑھنا جو عموماً پڑھی جاتی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

دعائے قنوت

وتر میں دعائے قنوت کی وہی خاص دعا پڑھنا جو عام طور پر معمول ہے یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ الخ اور اس کیساتھ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھنا بھی اولیٰ ہے۔

(علم الفقہ)

مستحبات کا حکم

ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں اختیار کرنا افضل ہے اور چھوڑ دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا اور نہ نماز میں کوئی کراہت آتی ہے۔ (درمختار)

مکروہات اور ممنوعات نماز کے سلسلہ میں آپ ﷺ کے پاکیزہ تعلیمات کا بیان

۱۔ انگلیاں چٹخانا

(الف) نماز میں آپ ﷺ انگلیوں کے چٹخانے سے منع فرماتے۔
(کنز الاعمال جلد ۷ ص ۵۱۵)

(ب) شرح منیہ میں ہے کہ انگلیوں کو خواہ کھینچے یا دبائے جس سے آواز نکلے مکروہ ہے شامی میں ہے کہ مکروہ تحریمی ہے۔ (ص ۶۴۲)

(ج) مستصفی کے حوالے سے ہے کہ انگلیوں کا چٹخانا لوطیوں کی عادت ہے اور لوطیوں کی مشابہت مکروہ ہے۔ (کبیری ص ۳۴۹)

(د) مسجد میں بیٹھے ہوئے بھی انگلیاں چٹخانا مکروہ ہے۔ (شامی ص ۶۴۲)

۲۔ کمر پر ہاتھ رکھنا ممنوع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اہل جہنم کے راحت کی صورت ہے۔ (ابوداؤد ۱۲۶)

۳۔ بالوں کی چوٹیاں باندھنا

بالوں کی چوٹیاں باندھ کر مردوں کو نماز پڑھنا منع ہے۔ (مجمع ص ۸۶)

۴۔ منہ بند کرنا

منہ بند کر کے نماز پڑھنا منع ہے۔ (ابوداؤد ص ۹۴)

ف: چادر یا کسی رومال کو اس طرح لپیٹ اور باندھ کر نماز پڑھنا کہ منہ بند ہو جائے مکروہ ہے۔ (کبری ص ۳۴۵)

۵۔ محراب میں نماز کا حکم

مسجد کے محراب میں نماز مکروہ ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۴۸)

۶۔ امام اور مقتدی کے درمیان اونچ نیچ کا فرق

امام کا اونچائی پر اور مقتدی کا نیچے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
(ابوداؤد ص ۸۸)

۷۔ ناک اور آنکھیں بند کرنا

ناک وآنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا منع ہے۔ (مجمع ص۸۲ جلد۲)

۸۔ شدید بھوک کی حالت میں نماز کا حکم

شدید بھوک کی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ (بخاری ص۹۲ ابن ماجہ ص)

۹۔ جاندار کی تصویر کی ممانعت

سامنے یا بغل میں تصویر جاندار کی ہو تو نماز مکروہ ہے۔
(ترمذی جلد۲ ص۱۰۸)

۱۰۔ رنگین کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

خوشنما، رنگین، چمکیلے لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
(بخاری جلد۲ صفحہ۸۶۵)

۱۱۔ زور سے قرأت کرنا

چلا کر خوب زور سے قرأت مکروہ ہے۔ (مطالب عالیہ جلد۱ صفحہ۱۴۷)

۱۲۔ کپڑوں کو سمیٹنے کی ممانعت

کرتے یا کپڑے کو نماز میں سمیٹنا ممنوع ہے۔ (بنایہ ص۴۵۵)
نماز کی حالت میں کپڑے یا دامن کو سمیٹنا مکروہ ہے بعض لوگوں کی

عادت ہوتی ہے کہ سجدے میں جاتے ہوئے کپڑے کو سیدھا کرتے ہیں یہ بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح آستین کا موڑنا یا سمیٹنا خواہ نہ کھلے اسے بھی مکروہ لکھا ہے۔ (شامی ص۶۴۰)

۱۳۔ نماز میں کپڑا لٹکانا

کسی کپڑے کو بلا باندھے لٹکا کر نماز ممنوع ہے۔ (ابوداؤد ص۹۴)

۱۴۔ نماز میں اونگھنا

اونگھ کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہے۔ (ترمذی ص۸۱)

۱۵۔ رکوع، سجدہ میں تلاوت کرنا

رکوع اور سجدہ میں قرآن کی کسی آیت کا پڑھنا منع ہے۔
(مجمع ص۸۵)

۱۶۔ نماز میں جمائی لینا

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے۔ (مجمع ص۸۶)

۱۷۔ نماز میں کپڑے سے کھیلنا

نماز میں کپڑے یا جسم کو ہاتھ لگائے رہنا اور کھیلنا مکروہ ہے۔
(بنایہ ص۴۴۳)

۱۸۔ نماز میں ہنسنا

نماز میں ہنسنا مکروہ ہے۔ (کنز الاعمال جلد ۸ ص ۱۹۹)

۱۹۔ تقاضہ کی حالت میں نماز

پاخانہ پیشاب کے تقاضہ کے وقت نماز مکروہ ہے۔ (ابوداؤد ص ۱۲)

۲۰۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں جوڑنا

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں جوڑ کر ملا رکھا تھا۔ آپ نے ان کی انگلیاں کھول دیں۔ (ابن ماجہ ۶۸)

ف: حدیث پاک میں تشبیک ہے جس کا مفہوم ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا ہے۔

۲۱۔ میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا

انتہائی میلے کچیلے کپڑوں میں نماز پڑھنا منع ہے۔ (مجمع ص ۵۱)

۲۲۔ عورتوں کے کپڑوں میں نماز

عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا منع ہے۔ (ترمذی ص ۱۶۱)

۲۳۔ انگڑائی لینا

نماز میں انگڑائی لینا منع ہے۔ (کنز الاعمال ج ۷ ص ۵۱۵)

۲۴۔ داڑھی چھونا

نماز میں داڑھی کے بالوں کو چھونا اور خلال کرنا منع ہے۔

(اعلاء ص ۱۲۰)

۲۵۔ قبلہ رخ نہ تھوکے

طارق محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب اگر خالی ہو۔ (کوئی نہ ہو) یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور رگڑ دے۔ (ابوداؤد ص ۶۸)

۲۵۔ خاص حصے کو نماز کے لئے متعین کرنا

مسجد کے کسی خاص حصے کو نماز کے لئے متعین کرنا مکروہ ہے۔

(ابوداؤد ص ۱۲۵)

۲۷۔ صف اول میں یا امام کے قریب جگہ متعین کرنا

مطلب یہ ہے کہ مسجد کے کسی حصے اور جگہ کو خاص کر لینا اور وہیں پر نماز پڑھے اور عادت بنا لے یہ مکروہ ہے ''مسجد کے تمام حصے برابر ہیں''

چنانچہ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ مسجد کے کنارے کو منتخب کر لیتے ہیں اور بلا اوقات وہاں کپڑا وغیرہ رکھ لیا کرتے ہیں اور جگہ کو مقید کر لینا بھی درست نہیں اس سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ ہاں صف اول کا اہتمام امام کے قریب کا اہتمام یہ مکروہ نہیں ہے یہ جگہ کا تعین نہیں ہے بلکہ فضیلت کے حصول کا اہتمام ہے ریاض الجنۃ میں اور اس کے ستونوں کے قریب کی اجازت ہے۔ (اعلاء السنن ج ۵ ص ۱۰۹)

۲۸۔ کپڑوں کا ٹخنوں سے نیچے ہونا

ٹخنے سے نیچے کپڑے کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں فرماتے جو ٹخنے سے نیچے کپڑے لٹکائے نماز پڑھ رہا ہو۔
(ابوداؤد ص ۹۳، درس مشکوۃ، اعلاء السنن)

خشوع اور خضوع کے سلسلے میں آپ ﷺ کے پاکیزہ اسوہ کا بیان

نماز میں خشوع کا حکم

نماز میں خشوع کا اہتمام کرنا سنت ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۸۰ ج ۲)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتراز

حضرت عبداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ کے قول الذین هم فی صلوتهم خشعون کا مطلب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا

(الف) خشوع فی القلب یعنی دل کا خشوع ہے۔

(ب) اور یہ بھی ہے کہ تم اپنے بازو کو مسلمان کے لئے نرم رکھو۔

(ج) اور یہ بھی ہے کہ نماز میں (سکون اختیار کرو) ادھر ادھر نگاہ کرنے سے بچو۔ (سنن کبری ص ۲۷۹)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نظر جھکانا

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنا سر آسمان کی جانب کیے رہتے تھے (وحی کی انتظار میں) اور آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ لیتے تھے تو اللہ نے قد افلح المئو منون الذین ہم فی صلوتہم خشعون ○ نازل فرمائی۔ (تو آپ نے سر جھکالیا اور نگاہ زمین کی جانب فرمائی) ابن عون نے سر جھکا کر دکھایا۔ (سنن کبریٰ ص ۲۸۳ ج ۲)

مخلص نمازی پر اللہ کی توجہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا خدا کی توجہ رہتی ہے جب بندہ کی توجہ ہٹ جاتی ہے تو خدا کی توجہ بھی ہٹ جاتی ہے۔ بلا خشوع واطمینان کے نماز قبول نہیں۔

(ترغیب ج ۱ ص ۳۴۸)

خشوع وخضوع فرض ہے

امام غزالی اور قرطبی اور بعض دوسرے حضرات نے فرمایا نماز میں خشوع فرض ہے اگر پوری نماز بغیر خشوع کے گزر جائے تو نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔ (معارف القرآن ج ۶ ص ۲۹۶)

بلا سکون نماز پڑھنا خلاف خشوع ہے

سکون اور طمانیت کے خلاف نماز ادا کرنا خشوع کے خلاف ہے۔

(روح المعانی ج ۱۸ ص ۴)

کونسی نماز نمازی کو بددعا دیتی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جو نماز وقت کی رعایت کے ساتھ نہ پڑھی جائے نہ اچھی طرح وضو کیا جائے اور نہ خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھی گئی ہو اور نہ رکوع سجود بہتر طور پر ادا کیا گیا ہو تو وہ سیاہ کالی ہو کر نمودار ہوتی ہے اور بددعا دیتے ہوئے کہتی ہے، جس طرح تو نے مجھ کو ضائع اور برباد کیا اسی طرح خدا بھی تجھے برباد کرے پھر وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح نمازی کی منہ پر ماردی جاتی ہے۔

(ترغیب ج ۱ ص ۳۴۹)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز میں بکثرت روتے

آپ نماز میں ہانڈی کے ابلنے کی طرح روتے تھے۔ کبھی اس قدر روتے کہ گلیوں میں آواز سنی جاتی تھی بعض اوقات نماز میں روتے روتے آپ نے صبح کردی۔ (ترغیب ج ۱ ص ۲۵۲)

نماز میں جمائی اور کھانسی سے بچنا

آپ ﷺ نماز میں جمائی کو پسند نہ فرماتے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نماز میں جمائی کا آنا کھانسی کا آنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۸۲)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے ممانعت

آپ ﷺ نماز میں پیشانی کو نہ جھاڑتے جو نماز پڑھتا ہے اور ادھر ادھر رخ کرتا ہے اللہ اس کی نماز رد کر دیتے ہیں۔ (مجمع ج ۲ ص ۸۱)

اپنی ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑھو تو گویا آخری نماز پڑھو اس شخص کی طرح جس کو گمان ہو کہ اب اس کے بعد نماز کا موقع نہ ملے گا۔
(اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۷۴)

اللہ کا استحضار ہونا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا روایت ہے کہ نماز اس طرح پڑھو گویا آخری نماز ہے گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو پس اگر

تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (اعلاء السنن)

داڑھی چھونا خلاف خشوع ہے

داڑھی میں ہاتھ لگانا خشوع کے خلاف ہے۔ (اتحاف السادۃ ج ۳ ص ۲۳)

خشوع پہلے اٹھایا جائے گا

سب سے پہلی چیز جو لوگوں سے اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ تم دیکھو گے کہ جب جامع مسجد میں داخل ہو گے تو ایک آدمی بھی خشوع والا (خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں پاؤ گے)۔ (ترمذی ج ۲ ص ۹۴)

ثواب بقدر خشوع

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے (کسی کے لئے نواں، کسی کے لئے آٹھواں ساتواں چھٹا پانچواں چوتھا تہائی آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

کسی شخص کو نماز کا کامل پورا ثواب ملتا ہے کسی کو ان میں سے نصف

کسی کو تہائی کسی کو چوتھائی کسی کو دسواں حصہ۔ (ترغیب ص ۳۴۱)

خشوع پر نماز کی دعا

خشوع خضوع اور توجہ سے نماز پڑھنے پر نماز کی دعائے حفاظت۔
(ترغیب ص ۳۳۹)

حضرت محمد بن نصر کا نماز میں خشوع

حضرت محمد بن نصر مشہور محدث ہیں اس انہماک سے نماز پڑھتے تھے کہ جس کی نظیر مشکل ہے ایک مرتبہ پیشانی پر بھڑ نے نماز میں کاٹا جس کی وجہ سے خون بھی نکل آیا مگر حرکت نہ ہوئی نہ خشوع اور خضوع میں کوئی فرق آیا نماز میں لکڑی کی طرح سے بے حرکت کھڑے رہتے تھے۔
(فضائل نماز ص ۶۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا غایت درجہ کا خشوع

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مشہور قصہ ہے جب لڑائی میں ان کو تیر لگ جاتے تو وہ نماز ہی میں نکالے جاتے چنانچہ ایک مرتبہ ران میں تیر گھس گیا لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی نہ نکل سکا آپس میں مشورہ کیا کہ جب یہ نماز میں مشغول ہوں اس وقت نکالا جائے آپ نے جب نفلیں شروع کیں اور سجدہ میں گئے تو ان لوگوں نے اس کو زور سے کھینچ لیا جب

نماز سے فارغ ہوئے تو آس پاس مجمع دیکھا اور فرمایا تم تیر نکالنے کے واسطے آئے ہو لوگوں نے عرض کیا وہ تو ہم نے نکال بھی لیا آپ نے فرمایا مجھے خبر ہی نہیں ہوئی۔ (حکایت صحابہ ص ۸۵)

دعا کا مسنون طریقہ

(۱) دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو۔ نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔ ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔
(نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں)

امام کن نمازوں میں مختصر دعا مانگے

(۲) امام کا ظہر، مغرب عشاء کی نماز کے بعد اللھم انت السلام الخ کی مقدار مختصر دعاؤں کا مانگنا اس سے زائد مانگنا اور طویل کرنا خلاف سنت مکروہ ہے۔ (مراقی ص طحطاوی ص ۱۷۱)

امام کن نمازوں میں طویل دعا مانگے

(۳) جن نمازوں کے بعد سنت نہیں جیسے عصر اور فجر میں مقتدیوں

کیطرف دائیں بائیں رخ ہو کر دعا اور اوراد و وظائف ادا کرنا۔

(۴) جن نمازوں کے بعد سنت ہے ان نمازوں کے بعد قبلہ رخ ہی مختصر دعا کرنا۔

(۵) اپنی جگہ سے ہٹ کر امام اور مقتدی کا سنت اور نوافل میں مشغول ہونا۔

(۶) جن نمازوں کے بعد سنت نہیں ہے عصر اور فجر یہاں مقتدی کی جانب رخ کر کے وظائف اوراد مثلاً آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمی وغیرہ پڑھ کر دعا مانگنی سنت ہے اس سے معلوم ہوا کہ

(۷) جو لوگ ہر نماز کے بعد ظہر مغرب عشاء کے بعد بھی مقتدی کی طرف رخ کر کے دعا مانگتے ہیں ثابت نہیں ہے۔ (الشامیہ اص ۵۳۱ ج ۱)

نوٹ: (چہرے کے سامنے کا مطلب یہ نہیں کہ انگلیاں آسمان کی طرف ہوں۔ بلکہ انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں)

دعا میں ہماری غلطیاں اور ان کی اصلاح

دعا کے بارے میں بھی ہم میں سے اکثر غلطی کرتے ہیں۔اس میں عوام وخواص ہم سب سے غلطی ہو رہی ہے۔تھوڑا سا دھیان دیں تو انشاء اللہ سب کوتاہیاں دور ہو جائیگی ۔

دعا نہ مانگنا

بعض حضرات تو نماز کے بعد دعا کئے بغیر چلے جاتے ہیں دعا مومن کا زبردست ہتھیار ہے۔اور دعا عبادت کا مغز ہے (مزدوری کریں جب معاوضہ ملنے کا وقت ہو تو چلے جائیں کیوں؟) جو شخص نماز کے بعد فوری چلا جائے تو فرشتے تعجب سے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ شخص مستغنی ہے ایسے ہی بھاگا جا رہا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

دعا کے بارے میں فتویٰ

فرائض کے بعد اجتماعی دعا کے تمام اجزاء یعنی نفس دعا پر دونوں ہاتھ اٹھا کر آمین کہنا اور ختم دعا پر دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنا سب

احادیث طیبہ سے ثابت ہے ۔ لہٰذا اس مجموعہ کو بدعت کہنا درست نہیں۔ البتہ یہ دعا آہستہ آہستہ اور چپکے چپکے مانگنا افضل ہے قرآن اور سنت میں اسکی ترغیب دی ہے۔ اگر کبھی امام بلند آواز سے دعا کرے اور مقتدی اس پر آمین کہیں تو تعلیما جائز ہے۔ لیکن بہت سے بہت سنت مستحبہ ہے فرض وواجب کا درجہ نہ دیا جائے۔ (فقہی مسائل)

دعا مانگنے میں عمومی غلطیاں

(۱) بعض حضرات دعا میں ایک ہاتھ کے اوپر دوسرا ہاتھ رکھ دیتے ہیں اس سے احتیاط فرمائیں۔

(۲) بعض حضرات دعا کے وقت ہاتھ منہ پر رکھ دیتے ہیں۔ احتیاط فرمائیں۔

(۳) بعض حضرات ہاتھوں کو آپس میں ملا دیتے ہیں۔ حالانکہ تھوڑا سا فاصلہ رکھیں۔

(۴) بعض حضرات دونوں ہاتھوں کے درمیان کا فاصلہ رکھتے ہیں۔

(۵) بعض حضرات ہاتھوں کو متحرک رکھتے ہیں۔ کبھی شمال کبھی جنوب کبھی اوپر کبھی نیچے۔

(۶) بعض کمل دعا میں کسی منظر کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بالکل دھیان نہیں ہوتا کہ کس سے درخواست کر رہے ہیں۔ فقیر ایک روپیہ مانگنے کیلئے کیسی شکل و ہیئت بناتا ہے۔ کیسے بلبلاتا ہے اس کی ہیئت کذائیہ انسان کی جیب کو کچھ نہ کچھ نکالنے پر مجبور کر دیتی ہے کیا ہمارے لئے سبق نہیں ہے؟

دعا کی قبولیت

دعا اخلاص یقین کامل اور استحضار کے ساتھ کی جائے تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی لیکن غفلت عدم توجہ بے یقینی سستی سے ہو تو نہیں معلوم کہ اس دعا کا کیا ہوگا؟ اور اس دعا کی پرواز کہاں تک ہوگی؟

نوٹ: صاحب حصن حصین نے اور صاحب الدعاء المسنون نے دعا کے تمام مسنون آداب جمع کر دیئے ہیں دیکھ لیں تو مناسب ہے تقریباً چالیس سے زیادہ آداب ہیں سب پر عمل ہو تو مناسب ہے۔

متفرق غلطیاں اوران کی اصلاح

بلاکسی ضرورت شدید کے کھنکھارنا یا گلا صاف کرنا

یا عادتاً اوہ اوہ کرنا

بعض حضرات تو مجبوری سے ایسا کرتے ہیں لیکن کچھ حضرات کی عادت بن جاتی ہے اس لئے ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ بیمار بھی نہیں ہوتے۔اس عادت کو چھوڑنا چاہئے۔

اقامت کا جواب نہ دینا

کچھ حضرات جماعت میں صف اوّل میں کھڑے ہوتے ہیں لیکن علم نہ ہونے کی وجہ سے اقامت کا جواب نہیں دے پاتے ثواب سے محروم ہوتے ہیں۔مشکل نہیں ہرلفظ کا جواب وہی پڑھنا ہے صرف" قد قامت الصلوٰۃ " کے جواب میں" اقامها الله و ادامها" ضرور پڑھیں۔اس وقت ادھر ادھر دیکھنا دوسروں کو نصیحت کرنا خود بڑی تعلیم سے محروم رہنا اچھا شگون نہیں ہے۔

کھانے کے بعد کلی یا خلال نہ کرنا

پھر دانتوں میں پھنسا ہوا کھانا نماز میں کھانا

کچھ حضرات کھانے کے فوری بعد نماز کیلئے تشریف لے جاتے ہیں تو کلی وغیرہ نہیں کر پاتے پھر دانتوں میں پھنسا ہوا کھانا کھا لیتے ہیں۔ حدیث میں ممانعت ہے۔احتیاط فرمائیں۔

نمازیوں کے کاندھوں پر سے گزرنا

حدیث میں وعید ہے ایسے شخص کیلئے جو پھلانگ کر نمازی کے آگے سے گزرتا ہے۔(ترمذی) یہ بُری عادت ہے۔ ہاں اگر نمازیوں کے درمیان خلا پیدا ہوا ہو تو وہاں سے پاؤں کو اونچا کئے بغیر گزرنا چاہئے۔

تسبیحات مختصر پڑھنا

(ایک رکن سے دوسرے رکن تک نہ پڑھنا)

یہ غلطی تقریباً اکثر حضرات سے ہو جاتی ہے کہ ایک رکن سے دوسرے رکن تک تسبیحات نہیں پڑھتے۔مثلاً قومہ کے بعد جب سجدہ میں پہنچ جاتے ہیں تو پھر اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں۔یا رکوع سے بالکل کھڑے ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں۔" سمع الله لمن حمده "اسی طرح جلسہ سے

دوسرا سجدہ وغیرہ اور اسی طرح تکبیر تحریمہ وغیرہ اسمیں احتیاط فرمائیں۔

امام پر سبقت کرنا

کچھ حضرات امام سے سبقت کرتے ہیں۔ تحریمہ، رکوع، سجدہ اور سلام میں یہ مناسب نہیں اسپر سخت وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے، آمین۔

جماعت میں شامل نہ ہونا

جو شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو۔ اس کو معذور نہ سمجھا جائیگا اور تارک جماعت ہونے کے سبب سے اسکی گواہی مقبول نہ ہوگی۔ (البحر الرائق جلد اول)

منہ بند کر کے نماز پڑھنا

کچھ حضرات بالکل منہ بند کر دیتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے کم از کم اتنا محسوس ہو کہ کچھ پڑھا جا رہا ہے۔ لہذا احتیاط فرمائیں۔

مسجد میں اکٹھے ہو کر باتیں کرنا

بعض حضرات مجمع بنا کر مسجد میں دنیاوی یا کاروباری باتیں کرتے ہیں۔ یہ بُری بات ہے۔ ذکر اذکار یا تلاوت کریں۔

عمل کثیر

عمل کثیر کے معنی بہت زیادہ کام کرنا اور اس کی تعریف مختلف فقہاء اور محققین نے مختلف طریقوں سے کی ہے

(الف) بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ عمل کثیر وہ ہے جس کو کرنے میں آدمی کو دونوں ہاتھ لگانے پڑیں۔

(ب) بعض نے فرمایا ایک رکن میں تین سے زیادہ بار حرکت کرنا۔

(ج) جس کو دیکھ کر کوئی بھی غیر نمازی یہ سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا۔ بہر حال اس سے احتیاط فرمائیں اس کی نوبت ہی نہ آئے۔

نمازیوں کو نماز میں تکلیف پہنچانا

بعض حضرات مسلسل متحرک رہتے ہیں آگے پیچھے ہلتے رہتے ہیں اسی طرح بعض حضرات ادھر ادھر خارش کرتے ہیں داڑھی اور کپڑوں کو ٹھیک کرتے ہیں اسی طرح بعض پاؤں پیچھے سے پھیلا کر بعض سجدے میں کہنیوں کو شمالاً جنوباً پھیلاتے ہیں جس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے احتیاط کرنی چاہئے کہیں ساری محنت رائیگاں نہ جائے۔

آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا

کچھ حضرات خشوع خضوع حاصل کرنے کیلئے مشق کرتے ہیں، خیالات کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔ عرض کیا جاچکا ہے کہ خلاف سنت عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

آستین سے باہر ہاتھ نکالے رکھنا

''گناہ بےلذت'' میں اور دوسری نماز کی کتابوں میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

کپڑا سمیٹنا

کپڑا سمیٹنے کی حرکت اکثر حضرات سے سرزد ہوتی ہے۔ جب وہ جلسہ یا قعدہ میں بیٹھتے ہیں تو ان کی عادت ہوتی ہے کہ قمیص کا دامن دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پھیلاتے ہیں جو مناسب نہیں اس سے احتیاط فرمائیں۔

پیٹ کو رانوں سے ملانا

بعض حضرات سجدہ میں بالکل سکڑ جاتے ہیں ایسے اکھٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کی ران پیٹ سے مل جاتی ہے یہ خلاف سنت ہے۔ احتیاط فرمائیں۔

سجدے میں ہاتھ زمین پر بچھانا

یہ کوتاہی بھی آج کل اکثر حضرات سے ہورہی ہے۔ کہ جب سجدہ میں جاتے ہیں تو اپنے ہاتھ زمین پر لٹکا دیتے ہیں ان کا یہ عمل خلاف سنت ہے۔ احتیاط فرمائیں۔

جماعت میں شامل ہونے میں رکاوٹ بننا

بعض حضرات راستہ میں یا پیچھے کھڑے ہو کر سنت یا نوافل پڑھنا شروع کر دیتے ہیں ان کا یہ عمل دوسروں کیلئے رکاوٹ بنتا ہے۔ تھوڑا آگے بڑھیں صف اول یا صف دوم میں پڑھیں تاکہ رکاوٹ نہ بنیں بہتر یہ ہے کہ گھر میں پڑھ کر آئیں۔

سب سے زیادہ غلطی رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ میں کرتے ہیں

بدترین چور وہ نمازی ہے جو رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا۔ اس غلطی میں نمازیوں کی کثیر تعداد شامل ہے۔ نماز کو برباد نہ کیا جائے۔

حی علی الصلاۃ کے بعد کھڑے ہونے کو ناجائز سمجھنا

ہم میں سے کچھ حضرات "حی علی الصلاۃ" پر کھڑا ہونے کو بدعت

سمجھتے ہیں حالانکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے جائز ہے۔ اس دور میں اہل بدعت نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ بدعت ہے۔ تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھیں۔ ہاں اس دور میں خاص حضرات کا شعار بن چکا ہے اس لئے احتیاط بہتر ہے۔

آمین نہ کہنا

بعض حضرات فقہاء امام کے پیچھے سورۃ "فاتحہ" کے ختم پر "آمین" نہیں کہتے، حالانکہ حدیث میں ہے۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری ص ۱۰۸ جلد ۱)

اعتکاف کی نیت نہ کرنا

مسجد میں پہنچتے ہی اعتکاف کی نیت کرنا چاہئے، بڑا ثواب ہے، اس سے محرومی بُری بات ہے۔

مسجد کی طرف آتے وقت دعا کا نہ پڑھنا محرومی ہے

مسجد میں آتے وقت یہ دعا پڑھ لیں تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(اللهم بحق السائلين عليك و بحق مخرجي هذافاني لم اخرج اشراولا بطراولا رياءً ولا

سمعة خرجت ابتغاء مرضاتك و اتقاء سخطك اسئلك ان تعيذني من النار و تدخلني الجنة۔

(ابن سنی ص ۱۸۴ اذکار ص ۲۵)

نماز کے بعد تسبیح فاطمی نہ پڑھنا

بڑی خیر سے محرومی کا باعث ہے

جو بندہ نماز کے بعد تسبیح فاطمی نہیں پڑھتا ہے تو وہ شخص یقیناً بڑی خیر و اجر سے محروم ہے احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ بعض حضرات وقت نہ ہونے کا بہانہ بناتے ہیں حالانکہ تھوڑا سا غور فرمائیں کتنا وقت لایعنی کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

نماز میں مکھی اور مچھر اڑاتے رہنا

اکثر حضرات نماز میں مچھر اور مکھیاں اڑاتے رہتے ہیں حضرات فقہاء کرام نے ایک ہاتھ کو حرکت دینے کی اجازت دی ہے تو اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا مناسب نہیں ہے۔

شیطانی جملہ، سنت کیا فرض ہے یا واجب

بعض حضرات سنت کی تعریف پڑھ کر سنت کی طرف توجہ کم فرماتے

ہیں کہ اسکے چھوڑنے سے نماز تو ہو جائیگی پھر کیا ضرورت؟ کچھ تو شیطانی جملہ کہتے ہیں کہ کیا اس پر عمل (یعنی جو سنت ہے) فرض یا واجب ہے۔؟ یعنی اگر فرض یا واجب نہیں تو العیاذ باللہ عمل ضروری نہیں ہے۔ احتیاط فرمائیں یہ جملہ خطرہ کی نشانی ہے۔

پہلی رکعت لمبی ہوتی تھی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت کو دوسری رکعت کے مقابلے میں لمبا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

صبح کی سنتوں میں کیا پڑھیں

قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے یا قولوآمنا باللہ وما نزل سے مسلمون تک اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کی ساتویں رکوع کی آیت (قل یا اھل الکتاب تعالو الی کلمۃ سے بانا مسلمون تک)۔ (حصن حصین)

ثناء پڑھنا

ہر ایک کے لئے سنت ہے اگر امام نے قرأت شروع کردی تو مقتدی ثناء نہیں پڑھے گا البتہ ظہر اور عصر میں ثناء ہر صورت میں پڑھے گا۔

سورت کی قرأت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سورت فاتحہ کے بعد اور سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے تو اجازت ہے مگر احناف کے نزدیک سنت نہیں ہے۔ (سنت کے مطابق نماز پڑھیئے)

قرأت میں مکروہ عمل

(۱) دوسری رکعت کا پہلی رکعت کے مقابلے میں لمبی کرنا

(۲) البتہ ایک دو آیات کا فرق مکروہ نہیں ہے

(۳) نفل میں اس کی اجازت ہے

(۴) دو چھوٹی سورتوں کے درمیان ایک چھوٹی سورت کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ (شامی)

(۵) ایک ہی رکعت میں دو سورتوں کا جمع کرنا مکروہ ہے

(۶) ترتیب کے خلاف پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (شامیہ ۵۴۲) بعض حضرات کھڑے ادھر ادھر دیکھتے رہتے ہیں نصیحت وغیرہ کرتے رہتے ہیں تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ نہیں کہتے حالانکہ اکٹھے کہنا چاہیے۔

ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

ہاتھ کہنیوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف

ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے ڈھک لیتے ہیں ۔بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر لیتے ہیں بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں ان کو چھوڑنا چاہیے۔ (شامی، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں)

اجزائے نماز کی فضیلت

خشوع خضوع

نماز میں ہر رکن کے فضائل پر نظر رکھیں تو نماز میں خشوع وخضوع خود بخود پیدا ہوگا ایک تو ڈھانچہ سنت کے عین مطابق ہو، دوسرا ہر رکن کے فضائل پر نظر ہو تو انشاء اللہ نماز میں لطف ومزہ ہی اور ہوگا ۔ یہ بات مدنظر رکھیں کہ نماز مزہ کیلئے نہ ہو۔نماز میں لطف ملے یا نہ ملے بہر حال پڑھنی ہے۔ بہرحا چیزیں ہوں تو خشوع انشاء اللہ بڑھ جائیگا، آزما کر دیکھیں۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ کے نام تحریر

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت تھانوی قدس اللہ سرہٗ کو لکھا کہ ”نماز میں بالخصوص آخر شب میں ایک وقت عجیب ہوتا ہے۔اور کبھی کبھی گریہ طاری ہوتا ہے۔ جو رکن شروع کرتا ہوں اسکو

چھوڑنے کا اس وقت تک دل نہیں چاہتا جب تک بدن تھک نہ جائے بالخصوص سجدے میں زیادہ ٹھہرنے کو دل چاہتا ہے۔

اللہ اکبر کی فضیلت

سب سے پہلی تکبیر دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (میری نماز)

قرآن کی فضیلت

جس نے نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھا اسکے ایک ایک حرف کے بدلے سوسو گناہ معاف ہوئے۔ سوسو درجے جنت میں بلند ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا " الم " الف کے بدلے سو نیکیاں ملیں گی سو گناہ معاف ہونگے اور جنت میں سو درجے بلند ہونگے۔ (مقولہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب نمازی "فاتحہ" پڑھتا ہے تو اس کو ایک حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ جو امام کے ساتھ فاتحہ میں شریک رہا تو ایسا ہے جیسے جہاد میں ابتداء سے شریک رہ کر کفار کے ملک کو فتح کیا۔ (میری نماز)

قیام کی فضیلت

قیام میں نمازی کے سر پر نیکیاں بارش کی طرح برسائی جاتی ہیں۔
(جامع صغیر سیوطی)

رکوع کی فضیلت

اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے " **سبحان ربی العظیم** " کا ثواب جیسے اس نے تمام آسمانی کتابوں کو تلاوت کیا ہو۔ (میری نماز)

سجدہ کی فضیلت

تمام جنات وانسان کے شمار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ "**سبحان ربی الاعلیٰ**" کہتا ہے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
(شرح اربعین نوویہ)

درود شریف کی فضیلت

قیامت میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہونگے جنھوں نے سب سے زیادہ درود پڑھا ہوگا۔ (خلاصہ حدیث ترمذی)

سلام کی فضیلت

جب نمازی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور سلام پھیرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتے ہیں کہ اب تجھ کو اختیار ہے جس دروازے سے جنت میں داخل ہوجا۔
(شرح اربعین نوویہ)

پانچوں نمازوں کی اہمیت اور فرضیت

ان پانچوں نمازوں کی اہمیت کے بارے میں بھی بعض روایات میں عجیب بات بیان کی گئی ہے۔ (میری نماز)

نماز فجر

سب سے پہلے نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی۔ کیونکہ جب حضرت آدمؑ جنت کی روشنی سے دنیا کی تاریکی میں تشریف لائے تو رات چھائی ہوئی تھی۔ پریشان ہوئے، پھر صبح ہوئی تو نماز شکرانہ ادا فرمائی۔

نماز ظہر

یہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ادا فرمائی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کے فرمان کی تعمیل میں قربان کرنے کے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔

نماز عصر

نماز عصر کی چار رکعت سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے ادا فرمائیں جب مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے۔

نماز مغرب

مغرب کی تین رکعتیں سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے ادا فرمائیں۔

نماز عشاء

عشاء کی چار رکعت ایک قول کے مطابق سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادا فرمائیں جب دس سال بعد مصر واپس تشریف لا رہے تھے۔ (میری نماز)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

"تمھارے جتنے فرائض ہیں اور جتنی ذمہ داریاں ہیں میرے نزدیک ان میں سب سے اہم چیز نماز ہے۔ جس نے اس کا حق ادا کیا تو میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ باقی فرائض بھی خوش اسلوبی سے انجام دے گا۔ اور جس شخص نے نماز کو ضائع کر دیا وہ دوسرے فرائض کو اس سے زیادہ ضائع کرے گا اور ان میں کوتاہی کرے گا"۔

مسجد میں بیٹھ کر ذکر کریں

مسجد میں بیٹھ کر یہ ذکر کثرت سے کریں" سبحان الله و الحمد الله و لا اله الا الله و الله اکبر"۔

سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ میں فرق

سنت مؤکدہ کی نماز فرض نماز کی طرح ہے لیکن تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملانا ہوتی ہے۔ جبکہ فرائض میں ایسا نہیں ہوتا سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھیں گے۔ سنت غیر مؤکدہ میں پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ لینا بہتر ہے اور تیسری رکعت میں ثناء فاتحہ اور سورۃ ملائیں گے۔

نوٹ: اگر فرض سے پہلے ظہر کی چار سنت چھوٹ جائے تو پھر نماز مکمل کر کے سب سے آخر میں پڑھیں۔ فجر کی سنت رہ جائے تو اشراق کے بعد پڑھیں۔

نوافل

نماز اشراق

سورج نکلنے کے تقریباً بیس منٹ بعد دو یا چار رکعت نفل پڑھنا اشراق کہلاتا ہے۔ اس کا بڑا ثواب ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی سارا دن مدد فرماتے ہیں۔ اور اسکے گناہ بخش دیتے ہیں۔ (آئینہ نماز)

چاشت کی نماز

دن کو تقریباً گیارہ بجے دو رکعت سے بارہ رکعت تک نفل پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ فرمایا انسان کے بدن میں ۳۶۰ جوڑ ہیں ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ اور چاشت کی نماز ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ ہے۔ اس کے علاوہ اس کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ (آئینہ نماز)

صلوٰۃ التوبہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے گناہگار تو ہم ہیں کوشش کریں کہ روزانہ دو رکعت نفل توبہ کی نیت کے ساتھ پڑھیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اس کا کوئی خاص وقت نہیں کسی بھی وقت پڑھیں اگر تہجد کے

ساتھ پڑھیں تو بہتر ہے ورنہ آسانی جس میں ہو اس کا طریقہ عام نفل کی طرح ہے صرف نیت توبہ کی کریں۔

نماز تحیۃ الوضو

جب انسان وضو کرے اور اس وقت مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھنا چاہئے۔ بڑی فضیلت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی آہٹ جنت میں سنائی دی وہ اسی دو رکعت نفل کی وجہ سے تھی۔ (آئینہ نماز)

نماز تحیۃ المسجد

جب مسجد جائیں مکروہ وقت کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھیں۔ یہ مسجد کی تعظیم کیلئے ہے۔ (وقت تھوڑا ہو تو وقتیہ نماز کی سنتوں کے ساتھ نیت کر لیں۔ اس وقت بھی نہ ہو تو فرض کے ساتھ بھی نیت کر سکتے ہیں۔ (آئینہ نماز)

نماز حاجت

جب بھی کوئی ضرورت ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ سے حاجت مانگیں۔ یا کوئی مصیبت اور پریشانی لاحق ہو تو یہ پڑھیں دور ہو جائیگی۔ انشاء اللہ (آئینہ نماز)

نماز اوابین

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز نفل پڑھی اور فرض نماز اور اوابین کے درمیان کوئی بُری بات نہ کی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوگی۔ (آئینہ نماز)

نماز تہجد

تہجد میں دو رکعت سے آٹھ رکعت تک پڑھنا مسنون ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔ (آئینہ نماز)

نماز استخارہ

جب کوئی کام کرو، شادی، سفر اور تجارت وغیرہ تو استخارہ کرلو۔ استخارہ کی برکت سے کام اچھا ہوگا۔ پشیمانی نہیں ہوگی۔ ایک دن سے سات دن تک استخارہ کرلیں۔ استخارہ میں خواب یا کسی چیز کا نظر آنا، کچھ ضروری نہیں، اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کو جب اس کام کے بارے میں اطمینان ہو جائے تو پھر وہ کام شروع کرلو۔ اس میں برکت ہوگی۔ (آئینہ نماز)

صلوۃ التسبیح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: کہ ہو سکے تو روزانہ ورنہ ہر جمعہ کو اور ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو تمام عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لو۔ اس کے پڑھنے سے انسان کے اگلے پچھلے، صغیرہ، کبیرہ، پوشیدہ، ظاہر، دانستہ یا نادانستہ طور پر ہونے والے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل کلمے اس ترتیب سے پڑھے جاتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ

نیت باندھ کر ثناء یعنی سبحانک اللھم، الحمد شریف اور سورۃ کے بعد ۱۵ مرتبہ پڑھیں۔ (۱۵)

رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ پڑھے (۱۰)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں دس مرتبہ پڑھے۔ (۱۰)

پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ (۱۰)

پہلے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھیں اور دس مرتبہ پڑھیں۔ (۱۰)

پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ (۱۰)

دوسرے سجدہ سے اٹھ کر دوسری رکعت میں کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ پڑھے۔ (۱۰)

۷۵

اس طرح یہ تسبیح ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہوگئی۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں کھڑا ہو جائے۔ اور سورۃ فاتحہ اور قراءت کے بعد یہ تسبیح پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح باقی رکعتوں میں پڑھے۔ چار رکعتوں میں یہ تین سو مرتبہ پڑھے جائیں گے۔ (فضائل اعمال)

عورتوں کی نماز

مردوں وعورتوں کی نماز میں فرق

مردوعورت کی نماز میں یہ فرق خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے چنانچہ مراسیل ابی داؤد (ص ۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب کراچی) میں یزید ابن ابی حبیب سے مرسلا روایت ہے۔

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہیں تھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملایا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس بارے میں مرد جیسا نہیں۔''

کنز العمال (ص ۵۴۹ ج ۷ طبع جدید) میں بیہقی اور ابن عدی کے حوالہ سے بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے۔

ترجمہ: ''عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ رانوں سے چپکا لے ایسے طور پر کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو۔''

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ان ارشادات سے جہاں

عورت کے سجدہ کا مسنون طریقہ معلوم ہوا کہ اسے بالکل سمٹ کر اور زمین سے چپک کر سجدہ کرنا چاہئے۔ وہاں دو اہم ترین اصول بھی معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نماز کے تمام احکام اول سے آخر تک مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں نہیں بلکہ بعض احکام مردوں کے لئے الگ ہیں اور عورتوں کے لئے ان سے مختلف۔ ہر صنف کو ان احکام کی پابندی لازم ہے جو اس سے متعلق ہوں۔ مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت کی اجازت نہیں۔

دوسرا اہم اصول یہ معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے نماز کی وہ ہیئت مسنون ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ستر ہو چونکہ مردوعورت کی نماز میں یہ فرق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود فرما کر اس کے لئے ایک اصولی قاعدہ ارشاد فرمایا اس لئے امت کا تعامل و توارث اس کے مطابق چلا آتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی رانوں کو پیٹ سے ملایا کرے۔''

حضرات فقہاء جب عورتوں کے ان مسائل کو جن کی طرف سوال میں اشارہ کیا گیا ہے، ذکر کرتے ہیں تو اسی اصول کو پیش نظر رکھتے ہیں جو

اوپر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ ھدایۃ میں عورت کے سجدے کی کیفیت کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ترجمہ: ''عورت اپنے سجدے میں سمٹ جائے اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ملالے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔''

یہ قریب قریب وہی الفاظ ہیں جو اوپر حدیث میں منقول ہوئے ہیں اور قعدہ کی ہیئت کو ذکر کرتے ہوئے صاحب ھدایہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''اگر عورت ہو تو اپنے سرین پر بیٹھ جائے اور پاؤں دائیں جانب نکال لے چونکہ یہ اسکے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔''

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد فرمودہ اصول کی رعایت صرف فقہائے احناف ہی نے نہیں کی، بلکہ قریب قریب تمام ائمہ اور فقہاء امت نے اس اصول کو ملحوظ رکھا ہے، جیسا کہ ان کی کتب فقہیہ سے واضح ہے۔ واللہ الموفق۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم)

عورتوں کی نماز کا طریقہ

عورتوں کی نماز کا یہ طریقہ شمائل کبریٰ سے لیا گیا ہے

بدن کا ڈھانکنا

عورتوں کو نماز شروع کرنے سے پہلے پورے بدن کا ڈھانپنا ضروری ہے صرف چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم کھلے رہ سکتے ہیں بعض عورتوں کی کلائیاں سر کے بال کھلے رہ جاتے ہیں اس سے نماز نہیں ہوتی۔

ہاتھوں کا کندھوں تک اٹھانا

عورتوں کو دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھانا سنت ہے۔

ہاتھوں کا چادر کے اندر اٹھانا

عورتیں دونوں ہاتھ دوپٹے یا چادر کے اندر ہی اندر کندھوں تک اٹھائیں گی دوپٹے یا چادر سے باہر ہاتھ نہ نکالیں گیں۔

ہاتھوں کا سینہ پر باندھنا

عورتیں ہاتھ سینے پر باندھیں گی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی

ہتھیلی پر رکھ دیں گی۔

رکوع میں کم جھکنا

رکوع میں عورتیں پیٹھ اور کمر برابر نہ کریں گی تھوڑا کم جھکیں گی۔

انگلیوں کا ملانا

رکوع کی حالت میں عورتیں گھٹنوں پر انگلیاں ملی رکھیں گی کھلی یا کشادہ نہ رکھیں گی۔

پاؤں کو سیدھا نہ رکھنا

عورتیں رکوع میں پاؤں کو بالکل سیدھا نہ رکھیں گی بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف کر کے جھکائے رکھیں گی۔

بازو کا پہلو سے ملا ہوا ہونا

رکوع میں عورتوں کے بازو پہلو سے ملے اور لگے رہیں گے الگ اور علیحدہ نہ ہونگے۔

پاؤں کا ملانا

دونوں پاؤں قریب اور ملے رہیں گے قدم کے درمیان فاصلہ اور فرق نہ رہے۔

رکوع میں گھٹنوں کا ملانا

رکوع میں بھی دونوں گھٹنے قریب قریب ملے رہیں گے۔

سجدے میں جاتے ہوئے سینہ جھکانا

عورتیں سجدہ میں جاتے ہوئے سینہ جھکاتے ہوئے جائیں گیں۔

اعضاء کا ملانا

عورتیں سجدے کی حالت میں تمام اعضاء کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھیں گی یعنی پیٹ ران سے بازو پہلو سے مل جائے اسی طرح تمام اعضاء ایک دوسرے سے ملے رہیں گے۔

کہنی زمین پر بچھانا

عورتیں سجدے میں کہنی بازو سمیت زمین پر بچھادیں گی۔

بیٹھنے کا طریقہ

عورتیں بیٹھنے کی حالت میں اپنے پیروں کو داہنے جانب نکال کر سرین پر بیٹھیں گی یعنی سرین زمین پر رکھ دیں گی اور دائیں پیر کی پنڈلی کو بائیں پیر پر رکھیں گی اور بائیں کولھے پر بیٹھیں گی یہی طریقہ دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے اور دوسرے تشہد میں بیٹھنے کا ہے۔

سجدہ میں انگلیوں کا ملانا

سجدے میں اور بیٹھنے کی حالت میں انگلیاں ایک دوسرے سے ملی رہیں گی اوران کے درمیان کشادگی نہ رہے گی۔

فجر کی نماز میں جلدی کرنا

فجر کی نماز عورتوں کو صبح صادق کے بعد جلد اندھیرے میں پڑھنا مسنون ہے۔

قرأت آہستہ کرنا

عورتوں کو نماز میں زور سے قرأت کرنا ممنوع ہے۔

نماز انفرادی طور پر پڑھنا

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے خواہ فرائض کی ہوں یا نوافل کی۔

مسجد میں نماز ممنوع ہے

عورتوں کا مسجد میں تنہا یا جماعت میں شریک ہوکر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

تراویح کی نماز باجماعت پڑھنا

عورتیں تراویح کی نماز گھروں میں مرد کے پیچھے باجماعت ادا کر سکتی ہیں۔ (شامی ص۴۰۵ ج۱، بحرالرائق، شمائل کبریٰ ص ۱۹۹ ج ۶)

عورتوں کی نماز کے درج ذیل مسائل کتاب "آپ کے مسائل اوران کا حل جلد ثانی" سے لئے گئے ہیں۔

(۱) عورت پر جمعہ فرض نہیں

عورتوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز جمعہ ادا ہو جائے گی اور نماز ظہر ساقط ہو جائے گی۔

(۲) عورتوں کا مسجد میں آنا

فتنے فساد کی وجہ عورتوں کا مسجد کی جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔

(۳) عورتوں کا نماز اول وقت میں پڑھنا

عورتوں کو فجر کی نماز جلدی اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔ اور تمام نمازیں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔

(۴) عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے

عورت کو خاص ایام میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں اور خاص ایام

میں عورت کے لئے بہتر یہ ہے وضو کر کے مصلی پر بیٹھ جائے اور ذکر تسبیح کرلیا کرے۔

(۵) عورت کا امامت کرنا

عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی اور عورتوں کی امامت کرائے تو بھی مکروہ ہے۔

اس رسالے میں حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی اجازت سے ان کے رسالے ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں'' کو بھی شامل کردیا گیا ہے۔

درج ذیل مسائل کتاب

''آپ کے مسائل ان کا حل''

سے لئے گئے ہیں۔

(۱) مسجد میں دوسری جماعت کروانا:

بعض اہل علم کے نزدیک مسجد میں دوسری جماعت کروانا بشرط یہ کہ جگہ تبدیل ہو یعنی مسجد کے اندر نہ آتی ہو جائز ہے۔

(۲) بغیر عذر گھر میں نماز پڑھنا

بغیر کسی عذر شرعی کہ گھر میں نماز پڑھنا اور جماعت میں شریک نہ ہونا گناہ کبیرہ ہے۔

(۳) امام بالائی منزل پر ہو تو نچلی منزل والوں کی نماز

اگر بالائی منزل پر امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو نچلی منزل والوں کی اقتداء صحیح ہے بلا عذر امام صاحب کو نچلی منزل چھوڑ کر اوپر کی منزل میں جماعت کرانا مکروہ ہے۔

(۴) امام کی اقتداء میں مقتدی سلام کب پھیرے

اگر مقتدی نے ابھی التحیات نہیں پڑھی تو اسے پورا کرے اگر التحیات پڑھ چکا تھا تو امام کے ساتھ سلام پھیر لے اور درود شریف اور دعا نہ پڑھے۔

(۵) مقتدی امام سے پہلے دعا مانگ کر جا سکتا ہے

امام کے ساتھ دعا مانگنا کوئی ضروری نہیں چاہے آپ نماز کے بعد مختصر دعا کر کے جا سکتے ہیں۔

(۶) مسبوق اپنی نماز کیسے پوری کرے

اگر ایک رکعت رہ گئی ہو تو اٹھ کر جس طرح پہلی رکعت پڑھی جاتی ہے سبحانک اللھم سے شروع کر دے اور سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور اگر دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو اٹھ کر پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے یعنی پہلی رکعت میں سبحانک اللھم سے شروع کرے اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکوع کرے دوسری رکعت سورۃ فاتحہ سے شروع کرے اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت سبحانک اللھم سے شروع کر کے سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے

اور اسی رکعت میں التحیات میں بیٹھے دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے تیسری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے اور آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

(۷) نمازی کے سامنے سے گزرنا

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اگر کوئی بھولے سے گزر جائے تو معاف ہے اگر نمازی کے سامنے سے گزرنا ہو تو تین صفوں کے بعد گزرنے کی گنجائش ہے جو شخص نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا اس کو اٹھ کر جانے کی اجازت ہے۔

(۸) اگر نماز میں آپ ﷺ کے نام پر درود شریف پڑھ لیا

نماز میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاک نام پر درود شریف نہیں پڑھا جاتا لیکن اگر پڑھ لیا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۹) صبح کی نماز چھوڑنے والا کب نماز ادا کرے

اگر کسی کی خدانخواستہ آنکھ نہ کھلے تو بیدا ہونے کے فوراً بعد فجر کی قضاء نماز پڑھ لینا چاہئے دیر نہ کرے۔

یہ تمام مسائل بہشتی زیور سے لئے گئے ہیں

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

(۱) اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں نماز ہو چکی تھی تو اس کے لئے مستحب ہے کہ چاہے وہ بغرض جماعت جائے یا گھر میں آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کر لے۔

(۲) اگر کسی کی نفل نماز کے دوران فرض نماز جماعت سے ہونے لگے تو وہ نماز نہ توڑے بلکہ دو رکعت پوری کرنے کے بعد سلام پھیر لے اگرچہ نیت چار رکعت کی ہو۔

(۳) اگر ظہر یا جمعہ کی سنت مؤکدہ کے دوران فرض نماز ہونے لگے تو بعض کے نزدیک دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور بعض کے نزدیک چار کے بعد اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔

(۴) اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو۔

(۵) اگر جماعت کا قعدہ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

(۶) جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جاویگا کے وہ رکعت مل گئی اگر نہ ملے تو اس کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

(بہشتی زیور ص۱۳؍۷، ۱۴؍۷)

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

(۱) حالت نماز میں اپنے امام کے سوا کسی اور کو قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسد نماز ہے۔

(۲) امام اگر بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہو تو رکوع کر دے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے اور مقتدی بھی جب تک شدید ضرورت پیش نہ آئے امام کو لقمہ نہ دیں۔

(۳) اگر کوئی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ نماز میں نہ ہو تو یہ شخص اگر لقمہ لے لے تو اس لقمہ لینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۴) اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام بھی نہیں ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں لقمہ دینے والے کی نماز

فاسد ہو جائے گی۔

(۵) اگر مقتدی کسی شخص کا پڑھنا سن کر یا قرآن میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے اور وہ لے لے تو دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی مگر یہ کہ دوسرے سے سن کر خود کو یاد آ گیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو فاسد نہ ہوگی۔

(۶) اسی طرح حالت نماز میں قرآن مجید دیکھ کر ایک آیت قرأت کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی مگر یہ کہ وہ آیت اسے پہلے سے یاد ہو یا ایک آیت سے کم دیکھ کر پڑھا۔

(۷) عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جائے نماز کو فاسد کرتا ہے۔

(۸) اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۹) امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنا دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہ تھی تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۱۰) اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اسی مرد کا حالت نماز میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (بہشتی زیور ص ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶)

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

(۱) منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ فوراً وضو کرے اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت حاصل کرے بعد وضو چاہے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کرے یہی افضل ہے اور چاہے وہاں سے پڑھے جہاں پہلے تھا۔

(۲) اگر امام کو حدث ہو جائے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں ہو تو اس کو چاہئے کہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ جس کو امامت کے لائق سمجھتا ہو اس کو اپنی جگہ کھڑا کر دے مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے اگر مسبوق کو کر دے تب بھی جائز ہے۔

(۳) امام خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جاتا ہے جماعت ہو جانے کے بعد امام اپنی نماز لاحق کی طرح پوری کرے گا اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی خود کسی کو خلیفہ کر دیں یا خود کوئی امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کر لے تو درست ہے بشرطیکہ امام مسجد سے باہر نہ نکلا ہو یا

صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو اگر بڑھ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔

(۴) اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اس کو چاہئے کہ جس قدر رکعتیں امام پر باقی تھیں ان کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تا کہ وہ مدرک سلام پھیر دے اور مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتیں ادا کرنے میں مصروف ہو۔

(۵) اگر کسی کو قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدث اصغر ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔ (بہشتی زیور ص ۷۱۸، ۷۱۹)

سہو کے بعض مسائل

(۱) اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا مقتدی بلند آواز سے قرأت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو اس کو سجدہ سہو کرنا چاہئے ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے

کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین الفاظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدہ سہو لازم نہیں یہی صحیح ہے۔ (بہشتی زیور ص ۷۱۹)

درج ذیل مسائل کتاب
''آپ کے مسائل اوران کا حل''
سے لئے گئے ہیں

(۲) قیام میں التحیات یا تسبیح پڑھنا یا رکوع سجود میں قرأت کرنا

قیام میں التحیات پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اور دعاء یا تسبیح پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا رکوع سجود میں قرأت نہیں کی جاتی لیکن اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

(۳) دعائے قنوت بھول جائے تو سجدہ سہو کرے

دعائے قنوت واجب ہے اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

(۴) التحیات کی جگہ سورۃ فاتحہ یا کوئی سورۃ پڑھ لی

اگر التحیات میں سورہ فاتحہ یا سورۃ پڑھ لی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

(۵) اگر دو کے بجائے تین سجدے کر لئے

اگر کسی رکعت میں بھول کر دو کے بجائے تین سجدے کر لئے تو سجدہ

سہو واجب ہو جاتا ہے اگر سجدہ سہو نہ کیا تو نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

(۶) اگر مسبوق نے درود شریف یا دعا پڑھی اور امام کے ساتھ سلام پھیرا

اگر کسی شخص کی نماز ابھی باقی ہے اگر وہ آخری رکعت میں درود شریف اور دعا پڑھ لے اور بھول سے امام کے ساتھ سلام بھی پھیر لے اور یاد آنے پر فوراً کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو ضروری نہیں لیکن اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے۔

(۷) جمعہ اور عیدین میں سجدہ سہو نہ کرنے کی گنجائش ہے

جمعہ اور عیدین کی نماز میں اگر مجمع بہت زیادہ ہو اور سجدہ سہو کرنے سے نمازیوں کی پریشانی کا اندیشہ ہو تو سجدہ سہو نہ کرنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز لوٹانا واجب ہے۔

(۸) اگر نماز کے بعد یاد آیا کہ سجدہ سہو کرنا تھا تو اگر،

اگر سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ سہو کرنا تھا اگر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسا عمل نہیں کیا تو اسی حالت میں بیٹھے ہوئے سجدہ سہو کر لیں التحیات پڑھیں اور دونوں طرف سلام پھیر لیں اور اگر ایسا کوئی کام کر لیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو نماز کو دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل)

نماز قضا ہو جانے کے مسائل

(۱) اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو جائے تو ان کو چاہئے کہ کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قرأت کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے۔

(بہشتی زیور ۷۱۹)

مریض کے بعض مسائل

(۱) اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع وسجدہ ادا کر چکا ہو اس کے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدہ پر قدرت ہو گئی تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے اگر ابھی اشارے سے رکوع سجدہ نہ کیا ہو کہ تندرست ہو گیا تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بناء جائز ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص قرأت کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک گیا اور تکلیف کے سبب کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگالیا تو مکروہ نہیں۔ (بہشتی زیور ص ۷۲۰)

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہو جاتی ہے

(۱) برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ خشوع کی وجہ سے ایسا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲) اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ وغیرہ نماز کی حالت میں گر جائے تو اس کو اسی حالت میں اٹھا کر پہن لے بشرطیکہ اس کے پہننے میں عمل کثیر نہ ہو۔

(۳) مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدہ کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۵) مقتدی کو جبکہ امام قیام میں قرأت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہشتی زیور ص ۷۱۶، ۷۱۷)

یہ تمام مسائل کتاب

"جدید فقہی مسائل (جلد اول)"

سے لئے گئے ہیں

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا

بلا عذر کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو فقہاء نے مکروہ قرار دیا ہے ہاں عذر کی بناء پر کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی اجازت ہے۔

کاغذ سے استنجاء

کاغذ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے البتہ مجبوری کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے ہاں جو خاص اسی مقصد کے لئے تیار کئے جاتے ہیں (جیسے ٹشو پیپر) ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

پیٹرول سے پاکی حاصل کرنا

پیٹرول سے کپڑے وغیرہ کا دھونا یا کسی بھی محسوس نجاست کا اس

کے ذریعہ ازالہ درست ہے۔

ناخن پالش

وضو کرتے وقت ضروری ہوگا کہ ناخن پالش کو کھرچ کر تہہ تک پانی پہنچایا جائے ورنہ وضو درست نہ ہوگا۔

مصنوعی دانتوں کی صورت میں
وضو وغسل کے احکام

مصنوعی دانت دو طرح کے ہوتے ہیں مستقل اور غیر مستقل مستقل دانتوں کو نکال کر تہہ تک پانی پہنچانا ضروری نہیں البتہ غیر مستقل کو نکال کر تہہ تک پانی پہنچانا ضروری ہے ورنہ وضو اور غسل درست نہ ہوگا۔

نتھ اور آئرنگ وغیرہ کے احکام

نتھ اور آئرنگ وغیرہ اگر تنگ ہوتو ان کو حرکت دینا نکال کر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔ اگر ڈھیلی ہو کہ اس کے بغیر بھی پانی پہنچ جاتا ہوتو نکالنے کی ضرورت نہیں۔

پلاسٹر پر مسح کرنا

پلاسٹر پر مسح کرنا بدرجہ مجبوری جائز ہے اور اس کے لئے کوئی مدت بھی متعین نہیں جب تک صحت یاب نہ ہو مسح کرتا رہے۔

انجیکشن سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ

فقہاء کہتے ہیں کہ اگر انجکشن کے بعد خون نکلنے کی مقدار اتنی کم ہو کہ بہہ نہ سکے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

آنکھوں سے گرنے والا پانی

اس مسئلہ کی اصل اور بنیاد یہ ہے کہ آنکھ سے گرنے والا پانی کس نوعیت کا ہے؟ اگر زخم سے رسنے والا پیپ اور پانی ہے تو نجس ہے اور وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ایسا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسواک کی جگہ ٹوتھ پیسٹ اور برش

مسواک کے دو پہلو ہیں (۱) صفائی وستھرائی (۲) آلہ مسواک ٹوتھ پیسٹ، برش اور منجن اس سے پہلی سنت تو ادا ہو جائے گی البتہ دوسری

سنت اس وقت ادا ہوگی جب مسواک لکڑی کی ہو یا اس کی ہیئت آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے فرمان مبارک کے مطابق ہو۔

ٹرین وغیرہ کی دیواروں پر تیمم

اگر ٹرین یا بس وغیرہ کی دیواروں پر گرد وغبار ہو تو تیمم کرنا درست ہے ورنہ نہیں۔

نرودھ کی صورت میں غسل کا وجوب

نرودھ کے ساتھ مجامعت کرنے کی صورت میں بھی غسل واجب ہوگا کیونکہ اس کے باوجود طرفین لذت یاب ہوتے ہیں۔

غسل ووضو میں بال کے مصنوعی جوڑوں کا حکم

ان کی حیثیت ایک خارجی چیز کی ہوگی غسل میں اصل بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا اور وضو میں اصل بالوں پر چوتھائی سر کا مسح کرنا لازمی ہے۔

قرآنی آیات کی کیسٹ بے وضو چھونا

قرآنی آیات کی کیسٹ کو بے وضو چھونے کی بھی اجازت دی گئی

ہے مگر افضل یہ ہے کہ باوضو چھوا جائے۔

جنابت میں قرآن کی کتابت وٹائپنگ

جنابت کی حالت میں قرآن مجید کا لکھنا یا کمپوزنگ کرنا درست نہیں ہے۔

قرآن مجید کی غلاف نما جلد

اگر جلد ایسی ہو کہ اس کا الگ کرنا ممکن نہ ہو تو ناپاک کو اس کا چھونا درست نہیں اور اگر اس کا الگ کرنا ممکن ہو تو بلا وضو اس کا چھونا اور پکڑنا درست ہے۔

قرآنی آیات کے تمغے یا تعویذ

جس پر غسل واجب ہو اس کے لئے ان کا اپنے جسم پر لٹکانا یا باندھنا درست نہیں اور بلا وضو کے لئے اگر پوری آیت ہو تو اعضاء وضو مثلاً ہاتھ سے نہ چھوئے اور اعضاء وضو کے علاوہ سے بعض کے نزدیک درست اور بعض کے نزدیک درست نہیں ہے ایسے تمغے اور قرآن مجید کو بیت الخلاء میں لے جانا بھی مکروہ ہے۔

ترجمہ قرآن کا حکم

قرآن مجید کا ترجمہ خواہ کسی زبان میں ہو مسلمان کیلئے اس کا بلا وضو چھونا مکروہ ہے۔

سینٹ کا استعمال

ایسا سینٹ جس میں الکحل کا استعمال کیا جاتا ہے اس کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ (نوٹ: دار العلوم کراچی کا فتویٰ جواز کا ہے)

پیشاب فلٹر کرنے کے بعد

اس کا پینا یا وضو غسل وغیرہ کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں ہوگا اور جسم کے جس حصے پر لگ جائے اسے ناپاک سمجھا جائے گا۔

کتے کی زبان کا مرہم

کتے کی زبان کا مرہم بغیر کسی شدید ضرورت کے استعمال کرنا درست نہ ہوگا۔

جہاں بعض نمازوں کے اوقات نہ آتے ہوں

ایسے مقامات پر نمازیں اندازے سے ادا کی جائیں گی جن کے اوقات نہ آتے ہوں وہ اوقات نماز کے درمیان جو فصل ہے اس کا تناسب ملحوظ رکھتے ہوئے پڑھی جائیں گی۔

ٹرین میں استقبال قبلہ

ٹرین میں فرض نمازوں کے آغاز کے وقت بھی اور دوران نماز بھی قبلے کا استقبال ضروری ہے۔

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

لاؤڈ اسپیکر سے نماز یا امامت کے جائز ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔

ٹیپ ریکارڈ سے امامت واذان

ٹیپ ریکارڈ سے نہ امامت درست ہے اور نہ اذان اس لئے کہ امام اور مئوذن وہی ہوسکتا ہے ہے جو ناطق اور گویا ہو۔

نماز میں گھڑی دیکھنا

اگر کوئی شخص نماز میں وقت دیکھ لے اور سمجھ لے مگر زبان سے اس کا تلفظ نہ کرے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

تصویر والے کپڑوں میں نماز

تصویر والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کو فقہاء نے صراحۃ مکروہ قرار دیا ہے۔

ننگے سر نماز

جہاں سر ڈھکنے کو جزو احترام تصور کیا جاتا ہے بلا عذر کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

ٹیپ ریکارڈ اور ریڈیو کی قرأت پر سجدہ تلاوت

ٹیپ ریکارڈ اور ریڈیو کی قرأت پر سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا اس کے لئے ضروری ہے کہ خود اس سے سنے یا اس کی زبان اس کے لئے متحرک ہو۔

لاؤڈ اسپیکر پر اذان

لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا بہتر اور مستحسن ہے۔

قرأت قرآن میں موسیقی

قرأت قرآن میں غنائیت اور موسیقیت پیدا کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

مسجدوں میں پینٹ کا استعمال

اگر پینٹ میں بدبو نہ ہو تو اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر بدبو ہو تو بلا ضرورت اس کا استعمال مناسب نہیں۔

مسجدوں میں قہقہے

مسجدوں میں قہقہے لگانا مکروہ ہے۔

محراب میں تصویریں یا بزرگوں کے نام

محراب میں تصویروں کی نقاشی اور بزرگوں کے نام لکھنا مکروہ ہے۔

مساجد میں سونا اور رہنا

مساجد کو بطور مسافر خانہ کے استعمال کرنا مکروہ اور مسجد کے احترام کے منافی ہے ہاں اگر دینی ضرورت کی بناء پر سونا پڑے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (جدید فقہی مسائل)

درود اور سلام کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

(۱) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔''

(صحیح مسلم الصلو ۶۱۲۴)

ایک مرتبہ درود پڑھنے پر دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں

(۱) ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے حصے (نامہ اعمال) میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

(احمد، باقی مسند المکثرین ۷۳۳۵)

ایک مرتبہ درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں دس گناہ معاف فرماتے ہیں اور دس درجات بلند فرماتے ہیں

(۱) ترجمہ: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرے

اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں بھیجیں گے، دس گناہ معاف فرمائیں اور دس درجے بلند فرمائیں گے۔
(نسائی کتاب السہو ۱۲۸۰)

دس مرتبہ صبح، دس مرتبہ شام درود شریف پڑھنا آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا باعث ہے

(ا) ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ صبح، دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔
(الطبرانی، صحیح الجامع الصغیر للالبانی، ۶۲۳۳، بحوالہ درود شریف کے مسائل)

کثرت درود قیامت کے دن رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی قربت کا باعث ہوگا۔

(ا) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجتے ہیں۔ (ترمذی الصلوۃ ۴۴۶)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سلام کہنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

(ا) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالی میری روح واپس لوٹاتا ہے اور میں اس سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد المناسک ۷۴۵)

امت کا درود اور سلام رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم تک فرشتے پہنچاتے ہیں

(ا) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ (نسائی کتاب السہو ۱۲۶۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
(نسائی کتاب السہو ۱۲۶۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ
(ابوداؤد الصلوۃ ۸۳۱)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

جَعَلْتَھَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(ابن ابی شیبہ ۲، ۵۰۸)

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(احمد مسند الصحابہ بعد العشر ۱۹۲۱۵)

وہ درود جس کا ثواب ستر فرشتے لکھیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کے جو شخص یہ دعا کرے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا (یعنی ایک ہزار دن تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے)

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً ﷺ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

(الترغیب ص ۵۰۴)

صبح و شام دس مرتبہ درود کی فضیلت

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا جو صبح و شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن میری شفاعت پائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۲۰)

پچاس مرتبہ کی فضیلت

حضرت عبدالرحمٰن بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن میں مجھ پر پچاس مرتبہ درود پڑھا کرے گا قیامت کے دن میں اسے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع ص ۱۳۰)

۱۰۰ سو مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت

مستدرک حاکم کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے خدائے پاک اس پر سو رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے خدائے پاک اس کی پیشانی پر ''براءۃ من النفاق و براءۃ من النار'' یعنی نفاق اور جہنم سے براءت لکھ دیتے ہیں اور قیامت کے دن اس کو شہداء کے ساتھ رکھیں گے۔

(القول البدیع ص ۹۹)

ہر دن سو مرتبہ درود کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ہر دن مجھ پر

سو مرتبہ درود پڑھے گا اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی ستر آخرت سے متعلق تیس دنیا سے متعلق۔ (جلاء الافہام ص ۳۴۰)

ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہر دن ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے گا اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گا۔
(الترغیب ج ۲ ص ۵۰۱، القول البدیع ص ۱۲۱، ابوالشیخ)

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کی وجہ

روضۃ الاحباب میں امام اسماعیل بن ابرہیم سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَاغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (حاشیہ حصن)

جب مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی توفیق ہو

جب مدینہ طیبہ میں حاضری کی توفیق ہو تو کثرت درود شریف کے ساتھ ساتھ مواجہہ شریف پر حاضری کا خصوصیت سے اہتمام رکھیں، اس میں لاپرواہی نہ کریں اور ہر حاضری کے وقت اپنے قلب کو ہیبت و تعظیم سے پر رکھے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات روضۂ اطہر میں حیات ہیں اور میرا سلام سن رہے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرما رہے ہیں اور میرے لیے استغفار بھی فرما رہے ہیں اور توجہ بھی (یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں) سلف میں مختصر سلام عرض کرنے کا معمول ہے یعنی:

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درود پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بوسہ لینا

شیخ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود پڑھا کرتا تھا ایک رات

خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے
پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ
منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار
سامنے کر دیا آپ نے اس رخسار پر بوسہ دیا اس کے بعد وہ بیدار ہو گیا
اور سارے گھر میں اس کی خوشبو باقی رہی۔

کثرت سے درود پڑھنا

علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں
مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید خیاط تھا وہ بہت یک سو رہتے
تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے اس کے بعد انہوں نے
ابن رشیق رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا
اور بہت اہتمام سے جایا کرتے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا لوگوں نے ان
سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس
لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

درود کی وجہ سے مغفرت

علامہ سخاوی بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں
ایک شخص بہت گناہ گار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین
پر پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر وحی
بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں میں نے اس شخص
کی مغفرت کر دی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا؟
اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا اس میں محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا تو
میں اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی۔ (بدیع)

آخری گذارش

درجہ احسان یعنی نماز میں استحضار

آخر میں دوبارہ عرض کردوں کہ نماز میں فتویٰ کو نہ دیکھیں بلکہ احتیاط اور سنّت کو دیکھیں کیونکہ بہت سی باتیں نماز میں جائز تو ہیں لیکن خلاف سنّت ہیں مثلاً کپڑا درست کرنا، مکھیاں اڑانا، سامنے دیکھنا وغیرہ۔ لیکن سب خلاف سنّت امور ہیں اس لئے ان سے بچنا ضروری ہے پھر انشاء اللہ درجہ احسان اور استحضار نصیب ہوگا اور نماز نماز کامل بن جائے گی لیکن یاد رکھیں خشوع کے بغیر نماز ذمہ سے ساقط تو ہو جاتی ہے لیکن قبول نہیں ہوتی، کیا فائدہ ایسی محنت کا جو منہ پر ماردی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

الحمد للہ شکر ادا کرتا ہوں خالق الارض والسموت کا جس نے اس رسالے کی ترتیب کی توفیق عطا فرمائی جو کہ والدین بالخصوص والدہ کی دعاؤں سے ہوئی۔ میرا اپنا اس میں کچھ نہیں ہے یہ تو صرف اور صرف والدین کی دعاؤں کا ثمرہ ہے بالخصوص پیاری امی جان کی دعا جو ہمیشہ

بادل کی طرح سایہ کئے رہتی ہے اس دعا کی ٹھنڈک الحمد للہ محسوس کرتا ہوں بہار کی ہوا کی طرح جو ٹھنڈے جھونکے عام طور پر محسوس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اور میرے والدین کے لئے اور اپنے بھائیوں جیسے دوستوں کے لئے جنہوں نے اس میں تعاون کیا اور سب کے لئے ذریعہ آخرت بنائے۔ (آمین) اللہ جل شانہ بہترین صلہ عطا فرمائے محترم راشد صاحب کو جنکی کوشش وتعاون سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا اور جناب محترم فضل ربی صاحب اور جناب محترم وقار ستار صاحب اور جناب محترم عبد التواب طالقانی صاحب اور جناب قاری انس یونس صاحب جنھوں نے تصحیح کا کام عمدگی سے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے آمین۔

جَزَى اللهُ تَعَالىٰ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

اَللهُمَّ لَكَ الْحَمدُ وَ لَكَ الشُّكرُ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءَ عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلیٰ نَفْسِكَ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ خَیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ كَلَامِنَا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ كَلَامِنَا

اختر حسین بہاولپوری فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

بحمد اللہ تمت